ہماری تجارت کا اصول
مناسب دام، اچھی چیز اور ایمانداری
Zia Opticals
& Hearing Aids
شہر لکھنؤ میں چشمے کی معتبر دکان
فریم، لینس، سن گلاسیز، کنٹیکٹ لینس اور آلہ سماعت کے لئے تشریف لائیں
پتہ: ناپارہ مسجد، مقابل اسٹار پیلس، کینٹ روڈ، قیصر باغ، لکھنؤ
پروپرائٹر:- قاضی اکرم ضیا، موبائل: 9721170297

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 11, Issue No. 248 Wednesday 08 November, 2023 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۱) شمارہ نمبر(۲۴۸) ۸رنومبر ۲۰۲۳ء بروز بدھ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

اسرائیل غزہ میں صرف 'تھوڑی دیر کے لیے جنگ روکنے' کو تیار

قیدیوں کی رہائی کے بغیر کوئی جنگ بندی نہیں ہوگی: نیتن یاہو ❖ غزہ پر بربریت کا سلسلہ جاری ❖ اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ کو باقی حصے سے الگ کیا

واشنگٹن، (ایجنسیاں) غزہ میں جاری جنگ کو'انسانی بنیادوں پر تھوڑے وقت کے لیے روکے جانے' کو لے کر امریکہ کے بڑھتے دباؤ کے درمیان اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ان کی سرکار حماس پر جاری اپنے حملوں کو صرف 'تھوڑی۔ تھوڑی دیر کے لیے روک' سکتی ہے۔غزہ پر جاری اسرائیل کے حملوں میں عام شہریوں کی موت کے مسلسل بڑھتے معاملوں کے سبب بین الاقوامی سطح پر تنقید کا شکار ہونے والے اسرائیلی لیڈر کا یہ اعلان عالمی سطح پر اپنے سب سے بڑے حامی امریکہ کو مطمئن کرنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے۔امریکہ کے صدر جو بائیڈن نے نیتن یاہو سے بات چیت کے دوران اپیل کی تھی کہ انسانی امداد کی سپلائی یقینی بنانے کے لیے غزہ میں جاری اسرائیلی حملوں کو کچھ دیر کے لیے روکا جائے۔اب تک امریکہ کا دھیان لڑائی کو وسیع علاقائی جنگ میں بدلنے سے روکنے اور عام شہریوں کے درد کو کم کرنے کے لیے محدود قدم اٹھانے کا دباؤ بنانے پر مرکوز ہے لیکن وہ غزہ پر حماس کا کنٹرول ختم کرنے کے اسرائیل کے ہدف کی حمایت کر رہا ہے۔ دریں اثنا حماس کے زیر اقتدار وزارت صحت نے بتایا کہ غزہ میں مہلوکین کی تعداد بڑھ کر 10 ہزار سے زائد ہوگئی ہے۔بائیڈن نے گزشتہ 8 دن میں نیتن یاہو کے ساتھ اپنی پہلی بات چیت میں جنگ میں 'انسانی بنیاد پر جزوقتی جنگ بندی' کی اپنی اپیل دہرائی تاکہ عام شہریوں کو اسرائیلی حملوں سے بچ کر محفوظ مقامات پر جانے کا موقع مل سکے اور ضرورت مند ہزاروں عام لوگوں کو انسانی مدد کی سپلائی کی جا سکے۔ امریکہ کی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان جان کربی نے نیتن یاہو اور بائیڈن کے درمیان بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 'ہمارا ماننا ہے کہ یہ بات چیت کا اختتام نہیں، بلکہ شروعات ہے۔تو آپ امید کرسکتے ہیں کہ ہم جنگ میں عارضی، مقامی سطح کی جزوقتی روک کی وکالت کرنا جاری رکھیں گے۔'اس کے کچھ گھنٹوں بعد نیتن یاہو نے 'اے بی سی نیوز' سے انٹرویو کے دوران وسیع جنگ بندی کے امکان کو خارج کر دیا لیکن کہا کہ وہ 'تھوڑی۔ تھوڑی دیر کے لیے حملے روکنے' کا متبادل اپنا سکتے ہیں۔ بہر حال یہ واضح نہیں ہے کہ کیا اس سلسلے میں کوئی اتفاق رائے قائم ہوا ہے یا اس اسرائیلی عزم کی گنجائش کے ذریعہ امریکہ کو مطمئن کیا گیا ہے۔ انسانی جزوقتی جنگ بندی کی بائیڈن کی اپیل کے بارے میں پوچھے جانے پر نیتن یاہو نے کہا کہ 'غزہ میں قیدیوں کی رہائی کے بغیر کوئی جنگ بندی نہیں ہوگی۔ جہاں تک کہیں کہیں ایک ایک گھنٹہ کے لیے اسٹریٹجک جزوقتی جنگ بندی کی بات ہے، تو ہم نے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم انسانی ضرورت کی اشیا کی سپلائی یا قیدیوں کو وہاں سے نکلنے کے لیے اہل بنانے سے متعلق صورتحال پر غور کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ عمومی جنگ بندی نافذ ہوگی۔'

دریں اثنا اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا، جس کے سبب شہادتوں کی تعداد میں ہر گزرتے دن کیساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے ، شہید فلسطینیوں کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جن میں چار ہزار سے زائد بچے شامل ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹریس کا کہنا ہے کہ غزہ میں اسرائیل کی جنگ فلسطینی انکلیو کو 'بچوں کے قبرستان' میں تبدیل کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک ماہ کے دوران فضائی حملوں اور توپ خانے کی بمباری میں مرنے والے فلسطینیوں کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جن میں چار ہزار سے زائد بچے شامل ہیں۔اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے کہا کہ 'ہمیں اس سفاکانہ، ہولناک، اذیت ناک تباہی سے نکلنے کے لیے ابھی اقدامات کرنا ہوں گے۔'انہوں نے ایک بار پھر فوری طور پر انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ شہریوں کا تحفظ سب سے اہم ہونا چاہیے۔اقوام متحدہ کے سربراہ کا کہنا ہے کہ'ایک پوری آبادی کا محاصرہ کیا گیا اور ان پر حملہ کیا گیا، زندہ رہنے کے لیے ضروری اشیاء تک رسائی دینے سے انکار کیا گیا، ان کے گھروں، پناہ گاہوں، اسپتالوں اور عبادت گاہوں پر بمباری کی گئی۔ یہ ناقابل قبول ہے۔' جنگ اب بند ہونی چاہیے۔دوسری جانب اردن کی ملکہ رانیہ نے غزہ میں جنگ بندی کے اجتماعی مطالبے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ جو لوگ جنگ بندی کی مخالفت کر رہے ہیں وہ ہزاروں شہریوں کی ہلاکت کی حمایت اور جواز فراہم کر رہے ہیں۔امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے بیکی اینڈرسن کے ساتھ انٹرویو میں ملکہ رانیہ نے یہ بیان امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کے جنگ بندی کے مطالبے کو مسترد کرنے کے جواب میں دیا۔گزشتہ روز عرب رہنماؤں سے ملاقات کے بعد انٹونی بلنکن نے کہا تھا کہ جنگ بندی سے حماس منظم ہو جائے گی اور دوبارہ وہ کام کرے گی جو اس نے 7 اکتوبر کو کیا۔ملکہ رانیہ نے کہا کہ جنگ بندی کے لیے ایک اجتماعی مطالبہ ہونا چاہیے اور میں کچھ ایسے لوگوں کو جانتی ہوں جو جنگ بندی کے خلاف ہیں۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس سے حماس کو تقویت ملے گی۔

دوسری جانب اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ کو خطہ کے باقی حصے سے الگ تھلگ کر دیا اور پیر کو تابڑ توڑ حملے کیے۔غزہ کے سب سے بڑے شہر میں حماس جنگجوؤں کے ساتھ اسرائیلی فوج متوقع مکمل زمینی جنگ کی تیاری میں مصروف ہے، جو ایک ماہ سے جاری جنگ کا سب سے ہولناک مرحلہ ہوسکتا ہے۔ حماس کے زیر اقتدار وزارت صحت نے پیر کو بتایا کہ فلسطینیوں کی موت کے اعداد و شمار پہلے ہی 10 ہزار کو پار کر چکے ہیں۔ حالانکہ وزارت نے اس میں شامل جنگجوؤں اور شہریوں کی تعداد کی وضاحت نہیں کی ہے۔ یہ جنگ اسرائیل کے قیام کے بعد سے گزشتہ 75 سالوں میں سب سے تباہ کن اسرائیل۔ فلسطین جنگ مانی جا رہی ہے جس میں جنگ بندی کی فی الحال کوئی امید نظر نہیں آرہی ہے۔

تریپورہ: ماں کے قتل کے الزام میں بیٹا گرفتار

اگرتلہ، (یو این آئی) شمالی تریپورہ ضلع کے دھرم نگر کے رادھاپور گاؤں کے راجو دیبناتھ (30) کو اپنی ماں شانتی دیبناتھ (70) کے قتل کے الزام میں پیر کی رات گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس کی ماں نے اسے پیسے دینے سے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے جمعہ کی رات جھگڑا ہوا گیا۔اس کے بعد ناراض راجو نے کلہاڑی لے کر اس پر بار بار حملہ کیا جس کی وجہ سے اس کی موت ہوگئی۔ پولیس نے اس کے اعترافی بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ راجو نے اپنی ماں کو اسپتال لے جانے کے بجائے خود کو دو دن تک گھر میں قید رکھا اور اپنی ماں کی لاش کو دفنانے کے لیے ایک گڑھا کھودا، لیکن ایسا نہ کر سکا۔ پولیس نے بتایا کہ پیر کے روز ایک بجلی میٹر ریڈر راجو کے گھر گیا اور وہاں کی حالت کو دیکھ کر گھبرا گیا اور دیکھا کہ کمرے اندر سے بند تھے اور گھر کے سامنے خون کے کئی دھبے اور بدبو آرہی تھی۔ اس کے بعد پڑوسیوں کو واقعہ کا علم ہوا۔

جنوبی چلی میں آتشزدگی سے 14 افراد ہلاک

سینٹیاگو، (یو این آئی) جنوبی چلی کے بایو بایو علاقے کے شہر کورونیل میں واقع ایک کیمپ میں آگ لگنے سے چھ نابالغوں سمیت 14 افراد کی موت ہوگئی۔ کورونل کے ڈپٹی میئر جیویئر ویلینسیا نے کہا، "بدقسمتی سے، ہماری کمیونٹی کے 14 رہائشیوں کی موت ہو گئی، جن میں تین خاندان شامل ہیں تھے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق آگ کیمپ میں ڈبوں اور پھوس سے بنے ہلکے مواد والے مکان میں لگی اور تیزی سے پھیل کر ملحقہ مکان کو بھی اپنی زد میں لے لیا۔

امرتسر: دو پاکستانی ڈرون برآمد

جالندھر (یو این آئی) بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) نے منگل کو پنجاب کے ضلع امرتسر کے سرحدی گاؤں سے چینی ساختہ دو پاکستانی ڈرون برآمد کئے ہیں۔ بی ایس ایف کے تعلقات عامہ کے افسر نے بتایا کہ صبح تقریباً ساڑھے سات بجے بارڈر سیکورٹی فورس کے اہلکاروں نے سرحد پر لگی باڑ سے پہلے ایریا ڈومینیشن گشت کرتے ہوئے راجاتال کے قریب کھیتوں میں ایک ڈرون برآمد کیا۔ اسی طرح گاؤں دھنوئے خورد کے کھیتوں سے ایک اور پاکستانی ڈرون برآمد ہوا۔ برآمد ہونے والے دونوں ڈرون کواڈ کاپٹر (ماڈل- ڈی جے آئی ماوک کلاسک، چین ساختہ) ہیں۔

پاکستان: دہشت گردوں کے حملے میں دو پولیس جوان ہلاک

اسلام آباد، (یو این آئی) پاکستان کے شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخوا میں منگل کو ایک تیل ڈرلنگ کمپنی کے پلانٹ پر دہشت گردانہ حملے میں دو پولیس اہلکار کی موت اور تین دیگر زخمی ہو گئے۔ درازندہ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شیر اللہ نے بتایا کہ واقعہ صبح ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے درازندہ میں صبح اس وقت پیش آیا جب جدید ترین ہتھیاروں سے لیس 20 سے 22 دہشت گردوں نے پلانٹ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ پلانٹ کے مین گیٹ پر موجود پولیس اہلکاروں نے فوری کارروائی کی۔ انہوں نے کہا کہ حملے کی جگہ پر ایک تیل کا کنواں اور مزدوروں کے کوارٹر تھے۔ اگر حملہ آور علاقے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے تو صورتحال بھیانک ہوسکتی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی پولیس اہلکاروں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دہشت گرد پہاڑی علاقے میں بھاگ گئے ہیں اور پولیس ثبوتوں کی بنیاد پر ان کی وابستگی کی پہچان کر رہی ہے۔ فی الحال کسی گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری نہیں لی ہے۔

مریضوں اور غیر ملکیوں کے انخلا کیلئے رفح بارڈر پھر کھولا گیا

قاہرہ (یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے غزہ پر بربریت کا سلسلہ جاری ہے، جس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں کی تعداد میں معصوم شہری لقمہ اجل بن چکے ہیں، ایسے میں غزہ اور مصر کے درمیان رفح کراسنگ کو مریضوں، غیر ملکیوں کے انخلا کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ رفح کراسنگ سے اب تک 90 سے زائد فلسطینی زخمیوں کو مصر منتقل کیا جا چکا ہے، اس سے قبل ایمبولنس پر اسرائیلی حملے کے بعد رفح کراسنگ بند کر دی گئی تھی۔ مصری حکام کے مطابق رفح کراسنگ دو روز بند رہی تھی، غزہ سے آج تیمارداروں سمیت 13 زخمی رفح کراسنگ سے مصر آئے ہیں۔ دوسری جانب سیکریٹری جنرل یو این انتونیو گوٹریس نے اسرائیلی جارحیت سے بچوں، یو این آر ڈبلیو اے عملے اور صحافیوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی حملوں میں روزانہ سیکڑوں لوگ جاں بحق و زخمی ہو رہے ہیں۔ سیکریٹری جنرل نے کہا کہ 4 ہفتے میں 3 دہائیوں کے مقابلے زیادہ صحافی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ تاریخ میں کسی بھی تقابلی مدت سے زیادہ امدادی کارکن مارے گئے اسرائیلی حملوں میں امدادی ادارے کے 89 ساتھی مارے جا چکے ہیں، بہت سے امدادی کارکن ایسے ہیں جو اپنے خاندان کیساتھ مارے گئے۔

نیتن یاہو کا امریکی صدر بائیڈن سے ٹیلیفونک رابطہ

واشنگٹن، (یو این آئی) اسرائیلی جارحیت کے باعث فلسطینی شہداء کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، ایسے میں امریکی صدر جو بائیڈن کا اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو سے ٹیلیفونک رابطہ ہوا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی صدر جو بائیڈن اور اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے درمیان ہونے والے ٹیلیفونک رابطے میں دونوں رہنماؤں نے غزہ میں حملوں میں وقفوں کے امکان پر گفتگو کی۔ دوسری جانب اسرائیل کی جانب سے غزہ پر بربریت کا سلسلہ جاری ہے، جس کے نتیجے میں اب تک ہزاروں کی تعداد میں معصوم شہری لقمہ اجل بن چکے ہیں، غزہ اور مصر کے درمیان رفح کراسنگ کو مریضوں، غیر ملکیوں کے انخلا کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ رفح کراسنگ سے اب تک 90 سے زائد فلسطینی زخمیوں کو مصر منتقل کیا جا چکا ہے، اس سے قبل ایمبولنس پر اسرائیلی حملے کے بعد رفح کراسنگ بند کر دی گئی تھی۔ مصری حکام کے مطابق رفح کراسنگ دو روز بند رہی تھی، غزہ سے آج تیمارداروں سمیت 13 زخمی رفح کراسنگ سے مصر آئے ہیں۔ دریں اثنا جنگی جنون میں مبتلا اسرائیل کے خلاف دنیا بھر میں لوگوں کا زبردست احتجاج جاری ہے، اس سلسلے میں امریکہ میں مجسمہ آزادی پر بھی بڑا احتجاج کیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی ریاست نیویارک میں ہزاروں افراد اسٹیچو آف لبرٹی پر جمع ہوئے اور فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کی شدید مخالفت کی۔

میزورم میں 77 اور چھتیس گڑھ میں 71 فیصد پولنگ

آئیزول/رائے پور (ایجنسیاں) میزورم کی 40 اسمبلی سیٹوں پر منگل کی صبح 7 بجے سے شروع ہونے والی پولنگ شام 4 بجے ختم ہوگئی۔ ریاست میں 77 فیصد پولنگ ہوئی ہے۔ دارالحکومت آئیزول میں 47.55 فیصد ووٹنگ ہوئی ہے۔ سیرچھپ میں سب سے زیادہ ٹرن آوٹ 60.37 فیصد رہا۔ گورنر ہری بابو کمبھم پتی نے صبح 8 بجکر 15 منٹ پر آئیزول ساؤتھ میں ووٹ ڈالا۔ وزیراعلیٰ زورمتھنگا صبح 7 بجے کے قریب اپنا ووٹ ڈالنے آئے تھے، لیکن ای وی ایم میں خرابی کی وجہ سے واپس لوٹ گئے۔ وہ 4 گھنٹے بعد پھر واپس آئے اور اپنا ووٹ ڈالا۔ وہیں میزورم کانگریس کے صدر لالساوتا نے دعویٰ کیا کہ ہم میزورم میں مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے جا رہے ہیں۔ ہم 22 سیٹیں جیتنے جا رہے ہیں۔ زورم پیپلز موومنٹ (زیڈ پی ایم) کے ورکنگ صدر اور آئیزول نارتھ III سے پارٹی کے امیدوار کے سپڈانگا نے بھی اپنا ووٹ ڈالا۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے مطابق ریاست میں 1,276 سے زیادہ پولنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ ان میں 30 مراکز حساس ہیں۔ سینٹرل آرمڈ پولیس فورس کی 50 کمپنیاں سیکورٹی کے لیے تعینات کی گئی ہیں۔ ریاست کی تھورانگ سیٹ پر سب سے کم ووٹروں کی تعداد 14 ہزار 924 ہے، جبکہ تو یچاونگ سیٹ پر سب سے زیادہ 36 ہزار 41 ووٹرنے ووٹ ڈالے۔ دوسری جانب چھتیس گڑھ میں اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے کے نکسل علاقے کی 10 سیٹوں سمیت 20 سیٹوں پر ووٹنگ آج پرامن طریقے سے ختم ہوگئی۔ تقریباً 71 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ ریاستی الیکشن آفس سے موصولہ اطلاع کے مطابق کانکیر میں 75.51 فیصد، بستر میں 72.41 فیصد، بیجاپور میں 40.98 فیصد، موہلا مان پور میں 76 فیصد، سکما میں 50.12 فیصد، کونڈا گاؤں میں 75.35 فیصد، دنتے واڑہ میں 62.55 فیصد اور نارائن پور میں 63.88 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی راج نانڈ گاؤں میں 75.10 فیصد، کبیر دھام میں 72 فیصد اور خیرا گڑھ میں 76.31 فیصد ووٹنگ ہوئی۔

ناسک میں شہنشاہ بغداد کانفرنس کا عظیم الشان پیمانے پر انعقاد

پانچ کتابوں کا اجرا، امام احمد رضا لرننگ سینٹر سے افتا کورس کی تکمیل کرنے والے چوبیس مفتیان کو سند فراغت و دستار سے نوازا گیا

ناسک : 24 مفتیانِ کرام کی دستار بندی و تقسیمِ اسناد کے حسین موقع پر منعقدہ تاریخی اجلاس عام بعنوان "شہنشاہِ بغداد کانفرنس" کا انعقاد 6 نومبر پیر کو ناسک شہر کے جے ایم سی ٹی کالج گراونڈ پر بہت ہی عظیم الشان پیمانے پر کیا گیا، جہاں مرکز اہل سنت بریلی شریف سے تشریف لائے قائد ملت، جانشین حضور تاج الشریعہ مفتی محمد عسجد رضا خان قادری نے مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس اور اہل فلسطین کے لیے خصوصی دعا فرمائی، اس کانفرنس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، اور بہت بڑی تعداد میں طلبا و نوجوانوں نے حضور قائد ملت کے دست مبارکہ پر شرف بیعت حاصل کرکے اپنے گناہوں سے توبہ اور اسلام و شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کرتے ہوئے حضور غوث اعظم کے قادری سلسلے میں شمولیت اختیار کی، واضح رہے کہ کانفرنس کے لیے بہت ہی خوب صورت اور دل کش اسٹیج بنایا گیا تھا اور پورے کالج گراونڈ کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ، شہر اور بیرون شہر سے آئے علمائے کرام اور مہمانان کی شایان شان مہمان نوازی بھی منتظمین کی جانب سے کی گئی، اس موقع پر اپنے خصوصی خطاب میں علامہ مفتی محمد عسجد رضا خاں نے فرمایا کہ دین اسلام کی یہ [illegible]

کے احکامات کو لوگوں تک پہنچائیں۔، ناسک شہر کے علماء اسلام، جماعت رضائے مصطفی کے ارکان و اعوان اور "امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک" کے ذمہ داران کے علاوہ تمام معاونین نے اسی اہم خدمت دین کو انجام دیا ہے، میری دعا ہے کہ جن چوبیس مفتیان کو آج سند فراغت اور دستار دی گئی ، ان کے ذریعے دین اسلام اور مسلک اہل سنت کی خوب ترویج و اشاعت ہو اور ان کی اسلامی خدمات کا دائرہ وسیع ہو ، کانفرنس میں موجود ہزاروں مسلمانوں سے اپنی مخاطبت میں آپ نے فرمایا کہ اس دور میں اسلام اور اہل سنت وجماعت کی شناخت اور پہچان مسلک اعلیٰ حضرت کے نام سے ہے، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام و تابعین اور امت مسلمہ کے سبھی علما و صلحا جس دین پر قائم رہے ، اللہ عزوجل نے جو دین اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دنیا میں بھیجا، اسی کی ترجمانی سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اپنے کتب و رسائل فتاوے میں فرمائی ہے، اس لیے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی کے ساتھ ثابت قدم رہیں، اس کانفرنس سے حضرت مفتی عاشق حسین کشمیری صاحب ، مولانا انیس عالم سیوانی اور دیگر علما نے بھی خطاب کیا ....کانفرنس میں علما و طلبا اور نوجوانوں کی کثرت سے موجودگی لوگوں کی توجہ کا باعث رہی، حضور قائد ملت کے ہاتھوں پانچ کتابوں کا اجرا بھی کانفرنس میں کیا گیا ، ناسک کے علاوہ اطراف و اکناف کے علاقوں سے بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ، مالیگاوں سے جہاں اعلیٰ حضرت فاونڈیشن نے ایک لکثری بس اور دو پرائیویٹ گاڑیوں کا انتظام کیا تو وہیں مختلف تنظیموں اور مساجد سے وابستہ ذمہ داران نے بھی اپنے اپنے طور پر کانفرنس میں شرکت کی، بابر بھائی [illegible]

وفد نے خصوصی ملاقات کی، اس موقع پر حضرت مفتی عاشق حسین کشمیری صاحب اور خطیب شہر ناسک حافظ حسام الدین اشرفی رضوی بھی موجود تھے ، وفد نے جانشین حضور تاج الشریعہ سے مالیگاوں اور علاقہ ء خاندیش کے شہروں کا دعوتی اور تبلیغی دورہ کرنے کی درخواست کی ، جسے حضور قائد ملت نے نہ صرف قبول کیا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ میری بھی دلی خواہش ہے کہ مالیگاوں سمیت خاندیش کے شہروں کا دورہ کیا جائے، لیکن مسلسل مصروفیات کے سبب یہ دورہ کئی برسوں سے ملتوی ہوتا رہا، آپ حضرات مطمئن رہیں اور رابطہ بنائے رکھیں ، ان شاءاللہ بہت جلد اس دورے کو قطعی شکل دی جائے گی، ناسک شہر میں منعقدہ شہنشاہ بغداد کانفرنس کے لیے جماعت رضائے مصطفی اور امام احمد رضا لرننگ سینٹر کے ذمہ داران اور ارا کین نے شب و روز محنت اور جدوجہد کی وفد کے شرکا نے اس عظیم کامیابی پر انہیں بھی مبارکباد پیش کی۔

سلامتی کونسل کا اجلاس بے نتیجہ، غزہ پر قرارداد منظور نہ ہوسکی

غزہ بچوں کا قبرستان بن رہا ہے: گوتریس، اسرائیلی بمباری سے غزہ میں 56 مساجد شہید، 122 اسکول تباہ

نیویارک/واشنگٹن (ایجنسیاں) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ایک اور اجلاس بے نتیجہ ختم ہو گیا جس میں غزہ پر جنگ سے متعلق قرارداد منظور نہ ہوسکی۔ سلامتی کونسل کے 2 گھنٹے بند کمرہ اجلاس میں بھی اختلافات ختم نہ ہوسکے اور اجلاس ایک بار پھر ناکام ہو گیا۔ اجلاس میں ایک طرف امریکہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر وقفے کا مطالبہ کر رہا ہے جب کہ کونسل کے دیگر اراکین 'انسانی بنیادوں پر جنگ بندی " کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ غزہ میں ضروری امداد کی فراہمی کی جاسکے وہیں اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطین جنگ سے غزہ بچوں کا قبرستان بن رہا ہے۔ نیویارک میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا کہ غزہ میں ہر روز سیکڑوں بچے، بچیاں مارے جا رہے ہیں اور زخمی ہو رہے ہیں، غزہ بچوں کا قبرستان بن رہا ہے ۔انہوں نے بتایا کہ اسرائیل فلسطین جنگ میں صرف 4 ہفتوں میں اتنے صحافی مارے گئے جتنے 3 دہائیوں کے کسی تنازع میں بھی نہیں مرے جبکہ اقوام متحدہ امدادی کارکن اتنے زیادہ کسی اور تنازع میں نہیں مارے گئے ۔انتونیو گوتریس کا کہنا تھا کہ صرف رفح کراسنگ کا راستہ غزہ میں امداد پہنچانے کے لیے کافی نہیں، غزہ میں دیگر امداد کے ساتھ ایندھن کی فراہمی بھی کی جائے ۔واضح رہے کہ غزہ میں 31 روز سے جاری اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں کے دوران شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی جارحیت سے مزید 252 فلسطینی شہید ہوئے، جس کے بعد 7 اکتوبر سے اب تک شہید ہونے والے افراد کی تعداد 10 ہزار 22 ہوگئی ہے ۔بیان میں مزید بتایا گیا کہ شہید افراد میں 4104 بچے اور 2641 خواتین بھی شامل ہیں، اس عرصے میں اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 25 ہزار 408 فلسطینی زخمی ہوئے ۔خیال رہے کہ اسرائیلی بربریت کے باعث 6 نومبر کو اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی 18 عالمی تنظیموں کے سربراہان نے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جس میں انسانی بنیادوں پر فلسطین اور اسرائیل کے درمیان فوری سیز فائر کا مطالبہ کیا گیا۔ بیان کے مطابق 7 اکتوبر سے اب تک اسرائیل کی جانب سے 30 ہزار ٹن بارود غزہ میں برسایا گیا ہے۔ اس عرصے میں 50 فیصد اسپتال جبکہ 62 فیصد طبی مراکز بمباری یا ایندھن ختم ہونے کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں۔ غزہ میڈیا آفس کے مطابق ایک ماہ سے زائد عرصے کے دوران 2 لاکھ 22 ہزار رہائشی عمارات اسرائیلی بمباری سے متاثر ہوئیں جن میں سے 10 ہزار مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ بیان کے مطابق اسرائیلی بمباری سے اب تک 222 اسکول تباہ ہو چکے ہیں جبکہ 60 تعلیمی ادارے بمباری کے باعث بند ہو چکے ہیں۔

ہر گھنٹے 6 بچے اور 5 خواتین شہید

غزہ، (یو این آئی) فلسطینی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل کی غزہ پر جاری وحشیانہ بمباری سے ہر گھنٹے میں 6 بچے اور 5 خواتین شہید ہو رہی ہیں۔ غزہ کے مظلوم فلسطینیوں پر غاصب اسرائیل کے جاری وحشیانہ فضائی اور زمینی حملوں کو ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور اب تک 10 ہزار سے زائد معصوم شہری شہید اور 30 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ شہدا اور زخمیوں میں سب سے زیادہ تعداد بچوں اور خواتین کی ہے۔ اس صورتحال پر فلسطینی حکام کی جانب سے بیان جاری کیا گیا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسرائیل اب تک غزہ پر 30 ہزار ٹن بارودی مواد برسا چکا ہے اور اس بمباری سے شہر کی 70 فیصد آبادی بے گھر ہو چکی ہے۔ فلسطینی حکام کے مطابق اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے ہر گھنٹے میں اوسطاً 6 بچے اور 5 خواتین شہید ہو رہی [illegible]

انجمن اسلام کی دیڑھ سو سال مکمل ہونے پر تعلیمی اور معاشی میدانوں میں پیش رفت

بڑے پیمانے پر جشن منانے کا منصوبہ، شعبہ صحافت اور شعبہ فلم اور ماس میڈیا کی بھی تشکیل کی جائے گی

ممبئی، 7/ نومبر: مشہور تعلیمی اور ملی ادارے انجمن اسلام کے اپنی خدمات کے دیڑھ سو سال مکمل ہونے پر تعلیمی، سماجی اور معاشی میدانوں میں مزید پیش رفت کے لیے ادارہ نے کمر کس لی اور اس تعلیمی ادارہ کی ملکی اور عالمی سطح پر توسیع کی غرض سے بڑے پیمانے منصوبہ سازی کی گئی جبکہ سال بھر جشن منانے کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے تاکہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ سابق طلباء، بیرون ممالک کے تعلیمی اداروں اور تنظیموں کو انجمن اسلام سے جوڑا جا سکے۔ اس کا اعلان انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے کیا۔

ڈاکٹر ظہیر قاضی نے جنوبی ممبئی میں انجمن اسلام کے فورٹ، سی ایس ٹی کیمپس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دیڑھ سو سالہ جشن کے موقعہ پر سال بھر مختلف شعبوں اور فیکلٹی کے تحت خصوصی تقریبات منعقد کی جائیں گی اور کئی نئے شعبے کھولے جائیں گے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی کے طور پر الانا منیجمنٹ اسٹڈیز کے زیر اہتمام اور بامبے اسٹاک ایکسچینج [illegible] مالیاتی منڈیوں کا کردار کے عنوان سے منعقد کیا جارہا ہے، جس کے مقررین بین الاقوامی سطح کے ہیں، مذکورہ کنکلیو میں پریزنٹیشنز اور پینل مباحثوں پر مشتمل ایک پرکشش پروگرام پیش کیا جائے گا، جس میں کیپٹل مارکیٹ، مالیاتی منڈیوں اور پائیدار مالیات کے میدان میں تازہ ترین رجحانات اور پیشرفت کے بارے میں قابل قدر نقطہ نظر پیش کیا جائے گا۔ اعلی درجے کی بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے ممتاز مقرر اور ہندوستانی مالیاتی صنعت کے نامور مقررین کو اپنی مہارت کا اشتراک کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے، جو ای ایس جی کی سرمایہ کاری اور ایف ایس جی کے ضوابط کے تحت مالیاتی طریقوں کو ترتیب دینے کی اہمیت کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ظہیر قاضی نے انجمن اسلام کے دیڑھ سو سالہ جشن کے سلسلہ میں مزید تفصیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ نے ملک پانچ ٹیسٹ کرکٹر دیئے ہیں، اس لیے انجمن کے کیمپس میں متعدد کرکٹ پچ تیار کرائی گئی [illegible]

جواب میں انہوں نے کہا کہ کرکٹ کے ساتھ ساتھ دیگر کھیلوں جیسے فٹ بال، ٹینس اور باسکٹ بال وغیرہ کو بھی فروغ دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ فلم اور میڈیا جیسے پیشوں کو بھی فروغ دینے کے لیے کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں، انجمن اسلام ڈاکٹر اسحق جمخانہ والا گرلز ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں معروف فلم اداکار دلیپ کمار کے نام سے ایک آڈیٹوریم تعمیر کیا جا رہا ہے، جو کہ انجمن [illegible]

اور میڈیا پر ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی، بلکہ صابو صدیق پالی ٹیکنک کے احاطہ میں زیر تعمیر جدید ترین عمارت میں پی ایچ ڈی کا شعبہ اور جرنلزم، فلم اور میڈیا کا شعبہ بنایا جائے گا۔ پروگرامز میں خصوصی طور پر یوم اردو اور اردو صحافت پر ایک شاندار پروگرام منعقد کرنے کا منصوبہ ہے۔

ڈاکٹر ظہیر قاضی نے مزید کہ ایک ہیلتھ سنٹر کے ساتھ ساتھ جدید ترین ٹیکنالوجی سے آراستہ شعبوں کو [illegible]

بھی تعلیم کے مختلف شعبوں کو فروغ دینے کے لیے اشتراک کرنے کے لیے تیار ہیں اور آگے آرہی ہیں، ج۔ میں ویسٹ منسٹر اور آکسفورڈ جیسی بڑی یونیورسٹی بھی شامل ہیں۔ سابق طلباء نے مکمل تعاون دینے کا یقین دلایا ہے، انجمن اسلام کے سابق طلباء کی ویب سائٹس پر 76 ہزار طلباء نے اندراج کرایا اور ٹیکنکل دوری۔ دور ہونے کے بعد ان کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

اس موقع پر نائب صدور مشتاق انتولے، ڈاکٹر شیخ عبداللہ، جنرل سکریٹری عقیل حفیظ اور شعیب جمخانہ والا اور سی سی او شغف احمد بھی موجود رہے۔ ابتداء میں ڈاکٹر ظہیر قاضی نے انجمن اسلام کے قیام اور اس کی مکمل تاریخ پیش کی اور بتایا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ملک کی جدوجہد آزادی میں بھی انجمن اسلام کا اہم رول رہا ہے، اس کے بانی صدر بدرالدین۔ طیب جی بامبے ہائی کورٹ کے پہلے ہندوستانی چیف جسٹس اور کانگریس کے صدر تھے۔ جبکہ مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ عبدالرحمٰن انتولے [illegible]

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

صحیح بخاری 2067

اردو کا تحفظ کیوں اور کیسے کیا جائے؟

ادبی و دینی سرمایہ کی بقا کے لیے نئی نسلوں کو اردو سکھانا ضروری

عبدالغفار صدیقی

عام طور پر مسلمانوں کا ذہن یہ بنا ہوا ہے کہ خود کچھ نہ کریں، کوئی قدم نہ اٹھائیں، کوئی تکلیف برداشت نہ کریں، کسی ایثار کا مظاہرہ نہ کریں اور سارا کام ہوجائے، وہ جب خدا کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو سارے کام اسی سے کرانے کی بات کرتے ہیں، یہ ایک دوسرے کو منافق وزندیق کے فتوے دیں اور اللہ ان میں اتحاد پیدا کردے، یہ اسپتال نہ کھولیں اور ان کے مریض شفا پا جائیں، یہ مدرسہ کا منہ نہ دیکھیں اور ان کے بچے عالم بن جائیں، یہ کاروبار نہ کریں اور ان کی غربت دور ہوجائے۔ خدا کے بعد سرکار سے امید لگاتے ہیں کہ وہ اردو کا تحفظ کرے، وہ مساجد کو آباد کرے اور وہی پرسنل لاء کی حفاظت کرے۔ اگر ان دونوں سے مایوسی ہو تو پھر مسلم مذہبی، دینی اور ملی تنظیموں کو ہدف تنقید بناتے ہیں، اب بے چاروں کو یہ معلوم نہیں کہ یہ تنظیمیں تو خود عوام کے رحم وکرم پر ہیں اور ان کے چندے سے زندہ ہیں ۔ یہ نشستن، گفتن اور خوردن کے سوا کچھ نہیں کرتیں۔

ہمارے ملک پر کم و بیش ایک ہزار سال مسلمانوں کی حکومت رہی، اس کے بعد ڈیڑھ سو سال انگریز حکمراں رہے۔ اس پوری مدت میں سرکاری زبان غیر ہندی رہی، مسلمانوں کے دور میں فارسی کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی، برٹش دور حکومت میں حکمرانوں کی زبان اگرچہ انگریزی تھی لیکن دفتری زبان فارسی اور اردو ہی تھی۔ ہندی کا کہیں نام ونشان نہ تھا ۔ نہ چوراہوں کے نام ہندی میں تھے، نہ دوکانوں کے بورڈ ہندی میں تھے۔ ہندی اخبارات بھی نہ تھے، ہندی کا پہلا اخبار آنند مارگ 1826 میں شائع ہوا۔ جس کی بہت کم پذیرائی ہوئی۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی کے بعد جیسے ہی 14 ستمبر 1949 کو ہندی کو راج بھاشا کا درجہ دے دیا گیا۔ محض دس سے بیس سال میں اس زبان نے شمالی ہند پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ۔ آج جب کے آزادی کو محض 76 سال گزر رہے ہیں، یہ زبان ہمارے مسجدوں اور مدرسوں میں داخل ہوگئی ہے، ہمارے شادی کارڈ ہندی میں طبع ہونے لگے ہیں ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جس زبان کا جنم اردو کے بعد ہوا، وہ اتنی کم مدت میں کس طرح ہمارے حواس پر چھا گئی ۔ بعض محققین نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ غیر مسلموں کے اعلیٰ طبقہ نے اپنے گھروں کی بول چال میں ہندی کو قائم و باقی رکھا تھا ۔ یعنی ہندی کے حامی اور ہندی بھاشی افراد جب کوئی سرکاری کام ہوتا تو اردو یا فارسی میں کرتے، اور جب ان کا ذاتی کام کاج ہوتا تو اس میں ہندی کا استعمال کرتے، انھوں نے اپنے گھروں میں اردو کو داخل نہیں ہونے دیا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان کے بہت سے ادیب اور شعراء غیر مسلم ہوئے ہیں تو وہ کس طرح ہوئے ۔ میں صرف یہ عرض کررہا ہوں کہ برادران وطن نے اپنے زمانے کی سرکاری یا حکمرانوں کی زبان کو اختیار کیا لیکن اپنی زبان کو بھی اپنے گھروں اور اپنے دھرم کرم کانڈوں میں قائم اور باقی رکھا ۔ جس کی وجہ سے آزادی کے ساتھ ساتھ ہندی کے احیاء کی تحریکیں سرگرم رہیں ۔ ان تحریکوں کی بدولت اردو اور ہندی میں عداوت کا تعلق پیدا ہوگیا، یہ دشمنی اور نفرت اس قدر بڑھی کہ آزادی کے بعد ایک ملک میں اردو کو اور دوسرے ملک میں ہندی کو راج بھاشا قرار دیا گیا۔ چونکہ برادران وطن کے گھر میں ہندی باقی تھی، اس لیے جیسے ہی اسے حکومت کی سرپرستی حاصل ہوئی وہ گھر سے نکل کر سڑک پر آگئی ۔ اس بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ جو زبان گھروں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے وہ باقی رہتی ہے، اسے مٹانے کی کوششیں ناکام ہوجاتی ہیں ۔ ہمارا حال اس سے مختلف ہوگیا۔ ہماری حکومت کیا گئی سب کچھ رخصت ہوگیا۔ جب تک اردو کو سرکاری حمایت حاصل رہی وہ باقی رہی اور جیسے ہی یہ سرپرستی ختم ہوئی اردو کا جنازہ بھی نکل گیا۔ آج شمالی ہند میں مسلمان کثرت سے ہندی بولتے ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا مساجد میں اوقات نماز تک ہندی میں نظر آتے ہیں ۔ نئی نسل میں اردو کی شرح خواندگی اعشاریہ ایک فیصد بھی نہیں ہے۔

سوال کیا جاتا ہے کہ اردو کیوں پڑھی جائے؟ اردو کی حفاظت کیوں کی جائے؟ کیا یہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے کہ اس کا تحفظ ایمان کا حصہ ہے۔؟ اس طرح کے سوالات بعض ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں ۔ بعض لوگ مزید یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب سے اس کے تحفظ کا بیڑہ اٹھایا ہے اردو کا بیڑہ غرق کردیا ہے ۔ مسلمانوں کے اردو پریم نے ہندوؤں کے دل میں اردو سے نفرت پیدا کردی ہے ۔ یہ باتیں لاعلمی اور کوتاہ نظری کا نتیجہ ہیں ۔ اردو کی مخالفت جذبہ رقابت میں شروع نہیں ہوئی کہ مسلمان اردو سے محبت کرنے لگے اس لیے دوسرے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے، بلکہ پہلے اردو کی مخالفت ہوئی، ہندوؤں کے احیاء کے لیے برپا ہونے والی تحریکوں نے اردو کے بجائے ہندی کو فروغ دیا۔ اردو کو مسلم حکمرانوں کی زبان قرار دے کر غلامی کی نشانی بتایا ۔ اس میں انگریزوں کی سازشی ذہنیت نے ان کا بھرپور ساتھ دیا ۔ یہ ایک پوری تاریخ ہے جس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

اردو زبان کسی پیغمبر کی زبان نہیں ہے ۔ نہ کسی مذہبی کتاب کی زبان ہے ۔ نہ ہی اللہ اور اس کے رسولؐ نے اس کی تعلیم یا حفاظت کا حکم دیا ہے ۔ لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کا ادبی و دینی سرمایہ فارسی یا اردو میں ہے ۔ اگر کسی طالب علم کو اسلام اور بھارتی مسلمانوں کے متعلق معلومات چاہئیں تو اسے لازماً ان دونوں زبانوں کو پڑھنا ہوگا ۔ انیسویں کے آخر اور بیسویں صدی میں فارسی کے بجائے اردو کو قبول عام حاصل ہوا اور بیسویں صدی میں نوے فیصد تحریریں اردو میں شائع ہوئیں اور بہت سی فارسی و عربی کتب کا اردو میں ترجمہ کیا گیا اس لیے اپنی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے اردو کی تعلیم ضروری ہے ۔ اب اپنے تاریخی ورثے کی حفاظت کے دو راستے ہیں ایک یہ کہ سارا سرمایہ ہندی میں منتقل کردیا جائے اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ نئی نسل کو اردو پڑھائی جائے ۔ میری رائے ہے کہ دوسرا کام نسبتاً آسان ہے ۔ اس لیے کہ تمام کتابوں کا ترجمہ ممکن نہیں ہے ۔ ہندی زبان میں اتنی وسعت نہیں ہے کہ وہ اردو الفاظ کے مفاہیم اور تلفظ کے حق کو ادا کرسکے ۔ اگر ہم محض رسم الخط بدل دیں تب بھی افہام وتفہیم اور تلفظ کا مسئلہ باقی رہ جائے گا ۔ پھر شعری سرمایہ کا ترجمہ ناممکنات میں سے ہے ۔ البتہ بعض کتابوں کا ترجمہ بھی کیا جائے تا کہ برادران وطن بھی ان سے استفادہ کرسکیں۔

عام طور پر مسلمانوں کا ذہن یہ بنا ہوا ہے کہ خود کچھ نہ کریں، کوئی قدم نہ اٹھائیں، کوئی تکلیف برداشت نہ کریں، کسی ایثار کا مظاہرہ نہ کریں اور سارا کام ہوجائے، وہ جب خدا کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو سارے کام اسی سے کرانے کی بات کرتے ہیں، یہ ایک دوسرے کو منافق و زندیق کے فتوے دیں اور اللہ ان میں اتحاد پیدا کردے، یہ اسپتال نہ کھولیں اور ان کے مریض شفا پاجائیں، یہ مدرسہ کا منہ نہ دیکھیں اور ان کے بچے عالم بن جائیں، یہ کاروبار نہ کریں اور ان کی غربت دور ہوجائے۔ خدا کے بعد سرکار سے امید لگاتے ہیں کہ وہ اردو کا تحفظ کرے، وہ مساجد کو آباد کرے او روہی پرسنل لاء کی حفاظت کرے ۔ اگر ان دونوں سے مایوسی ہو تو پھر مسلم مذہبی، دینی اور ملی تنظیموں کو ہدف تنقید بناتے ہیں، اب بے چاروں کو یہ معلوم نہیں کہ یہ تنظیمیں تو خود عوام کے رحم وکرم پر ہیں اور ان کے چندے سے زندہ ہیں ۔ یہ نشستن، گفتن اور خوردن کے سوا کچھ نہیں کرتیں۔

میرے عزیزو! خدا کا کام ہمارا ساتھ دینا ہے ۔ اگر ہم ایک قدم چلیں گے تو وہ دس قدم آئے گا۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ ہم چلیں ہی نہ اور اس کی مدد ہمارے شامل حال ہو۔ حکومتیں اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے سب کام کرتی ہیں اور اس وقت مسلمان سیاسی اعتبار سے بے وزن ہیں، اوپر سے اقتدار بھی اس گروہ کے ہاتھ میں ہے جس کو مسلمانوں کی ہر چیز سے نفرت ہے، جب ہمارا ووٹ لینے والوں نے ہی اردو کو بچانے کا کام نہیں کیا تو مٹانے والوں سے کیوں کر امید کی جاسکتی ہے ۔ ہماری بیشتر تنظیمیں اپنے مقصد قیام کے حصول میں ناکام رہی ہیں۔ اب تو وہ محض چند افراد کا ذریعہ معاش بن کر رہ گئی ہیں الا ماشاءاللہ۔

اردو کی بقا کے لیے ہر شخص کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے ۔ ائمہ مساجد کو اپنے خطبوں میں اس کی اہمیت اجاگر کرنا چاہئے ۔ مساجد میں اردو تعلیم کے مراکز قائم کیے جانے چاہئے ۔ اگر سو دوسو روپے ماہانہ خرچ کرکے اردو کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہو تو برا کیا ہے ۔ ایک سال یومیہ ایک گھنٹہ صرف کرنے سے اچھی خاصی اردو سیکھی جاسکتی ہے ۔ اپنے گھروں میں اردو پڑھنے والا موجود ہو تو وہ باقی افراد کو اردو پڑھائے، بلکہ دو چار پڑوسیوں کو بھی پڑھائے ۔ مگر آج ہماری خواتین اور بہنوں کو سوشل میڈیا اور پاکستانی ڈرامے دیکھنے سے فرصت نہیں ہے، بھلا اردو پڑھنے پڑھانے کے لیے وقت کہاں سے لائیں ۔ پرانے وقتوں میں شاہنامہ اسلام، داستان یوسف، نیک بی بی کا قصہ، وغیرہ کتابیں گھروں میں پڑھی جاتی تھیں، جس سے بچوں میں بھی اردو کا شوق پیدا ہوتا تھا ۔ اردو رسائل و اخبارات خرید کرلائے جائیں ۔ اس وقت سب سے زیادہ براحال انہی بے چاروں کا ہے ۔ اردو اخبار نکالنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے ۔ سرکار سے بھی تعاون نہیں ملتا، مسلمان تاجر بھی اشتہارات نہیں دیتے ۔ اپنی دوکانوں کے سائن بورڈ اردو میں بھی لگائے جائیں ۔ اپنے گھروں کی تختیاں اردو میں لگائی جائیں ۔ مسلمان جو اسکول چلا رہے ہیں اس میں اردو کی تدریس پر خاص توجہ دی جائے ۔ جہاں مسلمان بچے زیر تعلیم ہیں ان کے ذمہ داران سے مل کر اردو مضمون کی تدریس کو لازمی کیا جائے ۔ سرکاری اسکولوں میں اردو اساتذہ کو چاہئے کہ اردو پڑھائیں، معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں بیشتر اساتذہ سے دوسرا مضمون پڑھوایا جارہا ہے ۔ سرکار کے محکمہ تعلیم سے مراسلت کرکے اسکولوں میں اردو کے مزید اساتذہ کی تقرری اور اردو نصاب تعلیم کی فراہمی کی کوششیں کی جائیں ۔ شعروادب کی مجلسیں منعقد کی جائیں اور ان میں نئی نسلوں میں تخلیقی جوہر پیدا کرنے کے لیے تربیت کی جائے ۔ ابھی اردو بولنے والوں کی اکثریت ہے، ابھی اردو لکھنے والے بھی موجود ہیں، اردو شعراء بھی ہر قابل ذکر شہر میں پائے جاتے ہیں ۔ واعظین ومدرسین کی بھی ایک بڑی تعداد میسر ہے ۔ ابھی اردو کے تن مردہ میں جان ڈالی جاسکتی ہے ۔ شرط یہ ہے کہ ہم اردو کو سیکھنے، سکھانے کے لیے اپنی حد تک ممکنہ سعی و جہد کریں ۔ اس کو بولنے میں فخر محسوس کریں ۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ کے بارے میں ایک واقعہ مشہور ہے کہ وہ جب انگریزوں سے ڈائیلاگ کرنے جاتے تو اپنے ساتھ ترجمان رکھتے ۔ ایک بار وائسرائے کے ساتھ میٹنگ تھی، مولانا کے ساتھ ترجمان تھا، اس نے ایک جگہ مولانا کی بات کا ترجمہ غلط کیا تو مولانا نے اس کی اصلاح کی ۔ جب میٹنگ ختم ہوگئی تو وائسرائے نے کہا: ’’مولانا جب آپ اچھی انگلش جانتے ہیں تو ترجمان کی کیا ضرورت ہے؟‘‘ مولانا نے بڑے پتے کی بات کہی: ’’آپ سات سمندر پار سے آکر اپنی زبان نہیں چھوڑ سکتے تو ہم یہیں رہ کر کیوں چھوڑ دیں؟‘‘

روزنامہ
لوہیا نامہ
لکھنؤ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

امریکی رائے عامہ اور طاقتور اسرائیلی لابی

اسرائیل اور مقبوضہ فلسطین کے درمیان جاری حالیہ تنازع میں بہت سے عوامل ایسے ہیں جو ماضی کی عکاسی کرتے ہیں ۔ امریکا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اسرائیل کے جنگی جرائم کی پشت پناہی کررہا ہے ۔ اسی طرح گذشتہ ہفتے امریکا نے اسرائیل کا ساتھ دیتے ہوئے اقوامِ متحدہ میں انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کی قرارداد کو بھی ویٹو کردیا۔ امریکی صدر جو بائیڈن اس سے قبل متعدد بار اسرائیل کی حمایت کرچکے ہیں جبکہ ساتھ ہی اسرائیلی حملوں میں جاں بحق ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد سے متعلق تشویش کا بھی اظہار کرچکے ہیں ۔ ڈیموکریٹ اور ریپبلکن جماعت سے تعلق رکھنے والے بہت سے قانون ساز بائیڈن انتظامیہ کے ساتھ کھڑے ہیں اور اسرائیلی لابی سے موصول ہونے والی رقم کے مطابق اسرائیل کی طرف داری کررہے ہیں ۔ لیکن کانگریس کی ترقی پسند خواتین کا ایک گروہ، جس میں فلسطینی نژاد راشدہ طلیب اور صومالی نژاد امریکی کانگریس رہنما الہان عمر شامل ہیں، جو بائیڈن انتظامیہ سے اتفاق نہیں کرتا مگر خود ان کے نقطہ نظر سے اتفاق کرنے والے امریکی سیاستدانوں کی تعداد بھی بہت کم ہے ۔ تاہم امریکی حکومت کی حمایت کے باوجود فلسطین ۔ اسرائیل تنازع کو جس طرح امریکی عوام سمجھ رہے ہیں وہ کافی مختلف ہے ۔ اگر طاقتور اسرائیلی لابی جو اپنے لیے حمایت حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہی ہے، اسے مات دینی ہے تو اس کے لیے ووٹ دینے والے امریکی عوام کی رائے میں تبدیلی اہم ثابت ہوگی ۔ حالیہ دنوں میں ہمیں اس بارے میں شواہد بھی ملے ہیں ۔ گذشتہ ہفتوں سے امریکا بھر میں غزہ کی حمایت میں لگاتار مظاہرے کیے جارہے ہیں ۔ نیویارک، شکاگو، لاس اینجلس اور ڈیٹرائٹ جیسے بڑے شہروں میں منعقد ہونے والے ان مظاہروں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ۔ ان ہی میں سے ایک گذشتہ ہفتے یہودی گروپ ’جیوش وائسز فار پیس‘ کے زیرِ اہتمام مظاہرہ بھی تھا جس میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرین گرینڈ سینٹرل اسٹیشن میں جمع ہوگئے جس کی وجہ سے پولیس کو مجبوراً ریل ٹرمینل بند کرنا پڑا۔ مظاہرین نے ’ناٹ ان آور نیم‘ [ہمارے نام پر نہیں] کے نعرے لگائے اور اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی پر جاری مسلسل بمباری کو تمام یہودیوں کی حمایت حاصل نہیں ۔ اہم بات یہ ہے کہ ان مظاہروں میں مسئلہ فلسطین اور مسلمانوں کی زمینوں پر قبضے کو اس انداز میں پیش کیا جارہا ہے جو امریکی عوام کو باآسانی سمجھ آسکے ۔ حالیہ برسوں یا کم از کم 2021ء سے، فلسطین کے حامیوں نے بلیک لائیوز میٹر موومنٹ کے منتظمین کے ساتھ تعاون کرنا شروع کردیا تھا۔ جب 2021ء میں حماس اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی ہوئی تو نیشنل پبلک ریڈیو نے فلسطین کے حق میں ہونے والے مظاہروں کی رپورٹنگ کرتے ہوئے بتایا کہ فلسطینی حامیوں اور سیاہ فام امریکیوں کے حقوق کے لیے سرگرم کارکنان کے درمیان تعاون کیسے قائم ہوا۔ 1967ء کی عرب ۔ اسرائیل جنگ سے قبل بہت سے سیاہ فام امریکی عیسائی، مسیحی صہیونیت اور اسرائیلی ریاست کے قیام کی حمایت کرتے تھے ۔ 1967ء کی جنگ اور فلسطینی زمین پر اسرائیلی قبضے کے بعد ان کے نظریات میں تبدیلی آنا شروع ہوئی ۔ آج اسرائیلی ریاست کے اقدامات کو آبادکار استعمار کی کارروائیوں کے طور پر دیکھا جارہا ہے جس میں بڑی تعداد میں یورپ سے سفید فام لوگوں نے برطانوی سلطنت کی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے فلسطینیوں کی سرزمین پر قبضہ کیا تھا۔ اس کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ یورپی باشندے یورپ میں یہودیوں کی بڑی تعداد کی موجودگی پر آمادہ نہیں تھے، اس لیے انہیں غیر یورپی اور مسلمانوں کی زمین پر بسانے کا فیصلہ کیا۔ 1967ء کے بعد کی چند دہائیوں میں اس طرح کے نقطہ نظر کو ’یہود مخالف‘ قرار دیا جاتا تھا۔ اسرائیلی ریاست پر تنقید کے نتیجے میں امریکا میں مقیم ان مخصوص یہودیوں کی جانب سے اب بھی ’یہود مخالف‘ ہونے کا الزام لگایا جارہا ہے جو کہ فلسطینیوں کی اچانک حمایت سے پریشان ہوگئے ہیں ۔ تاہم، امریکی تعلیمی اداروں میں بی ڈی ایس (بائیکاٹ، ڈیویسٹمنٹ اور سینکشنز) تحریک کے ذریعے کیا گیا کام اس چیز کو عیاں کرتا ہے کہ کس طرح امریکی قانون سازوں کی جانب سے اسرائیل کی حمایت اسرائیلی ریاست کو قتل عام کرنے اور قبضے کی اجازت دینے کے مترادف ہے ۔ بی ڈی ایس آج بھی متحرک ہے ۔ امریکا میں اس کے حامیوں اور آئیوی لیگ کالجز میں فلسطین کی حمایت کرنے والے طلبہ کو دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ طلبہ کے دیگر گروہ جیسے ’’بلیک لائیوز میٹر‘‘ میں شامل گروہوں نے دیکھا ہے کہ طاقتور یہودی مفادات جو ہمیشہ اسرائیل کے فیصلوں پر سے توجہ ہٹاتے آئے ہیں، کس طرح ’’بی ڈی ایس‘‘ تحریک کی مخالفت کرتے ہیں ۔ برسوں سے فلسطین ۔ اسرائیل تنازع کو صرف سفید فام لوگوں کی جابرانہ سیاست اور اس کی بالادستی کے تناظر میں دیکھا جاتا رہا ہے ۔ بلیک لائیوز میٹر کے کارکنان اسرائیلی حکام کی جانب سے فلسطینیوں پر ظلم اور امریکی پولیس کی جانب سے سیاہ فام امریکی شہریوں کو نشانہ بنائے جانے میں مماثلت کو دیکھ سکتے ہیں ۔ ٹک ٹاک اور بالخصوص ٹک ٹاک لائیو، نے اس موضوع پر گفتگو اور بحث کے لیے ایک پلیٹ فارم دیا ہے ۔ ابھی حال ہی میں سیاہ فام امریکی سول رائٹس کارکنان اور صہیونی یہودیوں کے درمیان مکالمہ ہوا۔ اس مکالمے میں سیاہ فام کارکنان نے صہیونی یہودیوں کی جانب سے دیے جانے والے بیانات پر سوالات اٹھائے کیونکہ وہ جملے بالکل ویسے ہی تھے جیسے نسل پرست سفید فام شہری ان کے خلاف ادا کرتے آئے ہیں ۔ پھر اس جملے کہ ’میرے فلسطینی دوست ہیں‘ پر بھی اعتراض کیا گیا کیونکہ اس طرح کے جملے اس حقیقت کو دبا رہے ہیں کہ یہودی اسرائیلی ایک غاصب قوت ہیں یا اس قبضے میں مددگار رہیں اور یہ کہ فلسطینی عربوں کی بڑی تعداد اپنا دفاع نہیں کرسکتی ۔ صرف سیاہ فام امریکی ہی فلسطینیوں کی حمایت نہیں کررہے ہے بلکہ سات اکتوبر کو حماس کے حملے کے بعد ہونے والے ایک پول میں انکشاف ہوا کہ 30 سے 35 سال کی عمر کے 25 فیصد امریکی شہری اسرائیلی قبضے کے خلاف فلسطینیوں کی مزاحمت پر مثبت رائے رکھتے ہیں ۔ مظاہروں اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز پر فلسطین کے حق میں بلند ہوتی آوازیں، امریکی عوام کی سوچ میں تبدیلی کا اشارہ دیتی ہیں۔

غزہ میں دو تہذیبوں کا تصادم

ایسا نہیں کہ دنیا میں تہذیبی اصول کا کوئی ماڈل موجود نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت دوسری جنگ عظیم کے بعد امن و جنگ کے اصول بنائے گئے جس کی پابندی ہر ممبر کے لیے لازم ہے۔

ظفر آغا

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو فرماتے ہیں کہ غزہ پٹی پر حملہ ایک تہذیبی سوال ہے ۔ ہے اس کا کوئی جواب؟ مغربی ممالک کی پشت پناہی سے کارفرما اسرائیل کی تہذیب کے اصول یہی ہو سکتے ہیں... لاکھوں فلسطینیوں کا محاصرہ کر ان کا آب و دانہ بند کرنا، بے گناہ انسانوں پر بمباری کرنا، ان کی جان و مال پر حملہ کرنا، اسپتالوں پر بمباری کرنا جیسے ’تہذیبی‘ اصول اسرائیل کا لائحہ عمل تھا، ہے اور رہے گا ۔ بے شک غزہ پر اسرائیلی حملہ ایک تہذیبی سوال ہے ۔ لیکن کون سی تہذیب اور کس کی تہذیب! حقیقت میں غزہ کی جنگ تہذیبی مسئلہ ہی ہے ۔ یہ دو تہذیبوں کے درمیان ایک تہذیبی تصادم ہی ہے ۔ ایک جانب مغربی تہذیب اور دوسری جانب فلسطینی تہذیب ۔ مغربی تہذیب کے اصول و ضوابط الگ ہیں، جبکہ ایشیائی تہذیب کا اپنا جدا رنگ ہے ۔ تاریخ شاہد ہے کہ مغرب کم از کم تین سو سال سے اپنی جنگی تہذیب پر ہی گامزن ہے ۔ دنیا واقف ہے کہ پچھلے تین سو سالوں میں مغرب جنگی تہذیب کا علمبردار رہا ہے ۔ ایشیائی اور افریقی ممالک تو اپنا تہذیبی ماڈل مسلط کرتے ہیں اور یہی ان کا شیوہ ہے ۔ محض ہندوستان کو مہذب کرنے کے لیے مغرب نے ہمارے ملک کو غلام بنایا ۔ اس غلامی کا ہندوستان نے کیا خمیازہ بھگتا وہ ایک ہولناک تاریخ ہے ۔ سنہ 1857 میں آخری مغل چشم و چراغ بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں جو جنگ آزادی چھڑی، محض اس میں ہی دو کروڑ ہندوستانیوں کی جانیں گئیں ۔ تاریخ نویس امریش مشرا کے مطابق اس جنگ آزادی میں دو کروڑ ہندوستانی مارے گئے ۔ محض دہلی میں لاکھ دو لاکھ جانیں گئیں ۔ لال قلعہ جیسی عمارت سے انگریز نہ جانے کتنا مال و دولت لوٹ کر برطانیہ لے گئے ۔ حد یہ ہے کہ اس وقت شاہجہان آباد سے تمام شہریوں کو بے دخل کیا گیا۔ دنیا کا سب سے قیمتی ہیرا برطانوی بادشاہ کے تاج کی زینت ہے ۔ قتل و غارت گری کا ہی دوسرا نام مغربی تہذیب ہے ۔

مشرق وسطیٰ میں مغربی داروغہ اسرائیل اب اپنے علاقہ میں اسی تہذیبی اقدار کی حفاظت کر رہا ہے ۔ تب ہی تو لاکھوں فلسطینیوں کا آب و دانہ بند ہے اور جس طرح سے بے گناہ انسانوں کی جان و مال کا زیاں ہو رہا ہے وہ محض ایک اسرائیلی تہذیب کی غمازی کرتا ہے ۔ ایسا نہیں کہ دنیا میں تہذیبی اصول کا کوئی ماڈل موجود نہیں ہے ۔ اقوام متحدہ کے تحت دوسری جنگ عظیم کے بعد امن و جنگ کے اصول بنائے گئے جس کی پابندی ہر ممبر کے لیے لازم ہے ۔ مثلاً جنگ کے دوران شہری آبادی کو جنگ سے بچانا، اس کے لیے کھانے پینے اور علاج جیسی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا جیسے بنیادی انسانی حقوق کی پابندی لازم ہے ۔ لیکن ایسے اصول کی پابندی اسرائیل جیسے ’مہذب‘ ملک پر لاگو نہیں ہوتی ۔ تب ہی تو غزہ کے جو حالات ہیں اس سے سب واقف ہیں اور تہذیبی ممالک اپنی جنگی قدروں کو لازم کر رہے ہیں ۔ مگر غزہ میں اسرائیل اقوام متحدہ کے جنگی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی کر رہا ہے ۔ اور تو اور دنیا ان اصولوں کی خلاف ورزی کی تماش بین بن رہی ہے ۔ کچھ ممالک نے اسرائیل سے اپنے سفیر واپس بلا لیے ہیں، لیکن دو سرائیلی پڑوسیوں کے علاوہ تمام ممالک محض زبانی فضول خرچی کے سوا کچھ نہیں کر رہے ۔ اس کا جواب محض یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی مغربی تہذیب کے ہم نوا ہیں ۔ اس عالمی تہذیبی پس منظر میں آخر فلسطینی کریں تو کریں کیا! ان کے بس میں ہے ہی کیا سوائے جان کی قربانی دینے کے ۔ سو وہ قیمت ادا کر رہے ہیں ۔ ہر زندہ قوم کو آزادی حاصل کرنے کے لیے یہ قیمت چکانی ہی پڑتی ہے ۔ سو وہ قیمت فلسطینی ادا کر رہے ہیں ۔ لیکن کیا کبھی فلسطینیوں کو اس قیمت کا صلہ ملے گا! کیوں نہیں ۔ جیسے ہندوستان، جنوبی افریقہ اور نہ جانے کتنے ممالک ہیں جنھوں نے اس قیمت کو ادا کر آخر آزادی حاصل کی ۔ ہندوستان اور ان کے جیسے درجنوں ممالک قربانیاں دے کر آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ۔ پھر بھلا فلسطین کیوں نہیں ہوگا! فلسطینیوں کی قربانی رائیگاں نہیں ہونے والی ۔ لیکن کب اور کیسے؟ اس کا جواب تاریخ دے گی۔

غزل

خون جیسا یہ رگ و پے میں رواں رہتا ہے
عشق ہوجائے تو انسان جواں رہتا ہے

اب مجھے یاد کوئی اور کہاں رہتا ہے
ذکر اس کا ہی سرِ نوکِ زباں رہتا ہے

دلِ عاشق کبھی قابو میں کہاں رہتا ہے
بے قراری ہو تو کب تاب وتواں رہتا ہے

مہ وشوں سے کوئی کیسے نہ بچائے نظریں
جان و دل لٹنے کا ہر آن گماں رہتا ہے

چوٹ پر چوٹ نہ دے گردشِ دوراں ہم کو
زخم بھر جانے پہ بھی اس کا نشاں رہتا ہے

عُمر کو یوں نہ پتا غم کے دُھندلکے سے نکل
* آتشِ درد کا کچھ دیر دھواں رہتا ہے

آنکھ کھلتے ہی بکھر جاتا ہے خوابوں کا محل
ایک موہوم خیالوں کا سماں رہتا ہے

کوئی آواز ہو، آہٹ ہو کہ دستک اشرف
اس کے آنے کا ہی کیوں دل کو گماں رہتا ہے

فطین اشرف صدیقی
علی گڑھ
8077833931

تاریخ کو چھپانا ممکن نہیں

سامراجی تاریخ کے خلاف تیسرا گروہ یہودیوں کا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران جب جرمنی نے فرانس پر قبضہ کیا تو یہاں اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کی اور اس کے ذریعے فرانسیسی یہودیوں کو یا تو جلاوطن کیا یا انہیں جرمنی میں گیس چیمبر میں بھجوا دیا۔ اب یہودیوں کا مطالبہ تھا کہ فرانس اپنے جرائم کا اعتراف کرے کیونکہ یہودیوں کی لابی بہت طاقتور تھی اس لیے فرانس کے صدر (d.2019 Jacques Chirac) نے یہ تسلیم کیا کہ نازی قبضے کے دوران فرانس کے باشندوں نے یہودیوں کے خلاف کارروائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ایک اور گروہ جو سامراجی تاریخ کو تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان لوگوں کا تھا جو الجزائر کی آزادی کے بعد فرانس آئے۔ ان کی نئی نسل کے لیے فرانس ایک نیا ملک تھا۔ وہ الجزائر کے ماحول کے عادی تھے۔ اس لیے فرانس میں خود کو اجنبی سمجھتے تھے۔ انہیں اس کا شکوہ تھا کہ فرانس نے ان کی حفاظت نہیں کی اور انہیں بے سہارا چھوڑ کر چلا آیا۔ وہ فرانس اور الجزائر کے رشتوں کو باہمی نقطہ نظر سے دیکھتے تھے۔ نئی سیاسی صورت حال میں ان کا مطالبہ تھا کہ فرانس نے ان کے ساتھ جو غداری کی ہے اس کا اعتراف کرے اور فرانس میں رہتے ہوئے یہاں کے ماحول کو ان کے لیے سازگار بنائے۔

یورپی ملکوں نے جب ایشیا اور افریقہ پر قبضہ کیا تو اسے تہذیبی مشن کا نام دیا۔ اپنے دور اقتدار میں یورپی سامراج نے جس جبر و ظلم کے ساتھ مقامی باشندوں پر حکومت کی۔ ان کے مالی وسائل کو برباد کیا اور تہذیب کے بجائے اپنے پیچھے قتل عام اور خونریزی کی داستانیں چھوڑیں۔ تاہم جب انہوں نے اپنے سامراجی دور کی تاریخ لکھی تو اس میں اپنے کارنامے بیان کئے۔ جرنیلوں اور سیاست دانوں کو جنہوں نے بربریت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہیں ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔ مقامی باشندوں کو غیر مہذب اور جاہل کہہ کر ان سے نفرت اور حقارت کا سلوک کیا گیا۔ سفید فام کی نسلی برتری کو ثابت کرکے اپنے لیے حکومت کا حق لے لیا۔ ہیے لوتم نے ایک کتاب ’’The Memory of Colonialism in Britain and France‘‘ لکھی جس میں اس نے فرانسیسی اور برطانوی سامراج کی یادوں کو پیش کیا ہے۔ یہاں ہم فرانسیسی سامراج کے بارے میں بتائیں گے۔

فرانسیسی سامراج کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ اس نے 1834ء میں الجزائر پر قبضہ کر کے نہ صرف اسے کالونی بنایا بلکہ اس کو فرانس میں شامل کر کے اس کی آزادی اور شناخت کو ختم کر دیا۔ 162 سال فرانس نے الجزائر پر سیاسی تسلط قائم کر کے یہاں فرانسیسی نوآبادکاروں کو بسایا۔ ان کی زمینوں پر قبضہ کیا۔ ان کے کلچر اور زبان کو ختم کر کے فرانسیسی بنانے کی کوشش کی۔ جب عربوں کی جانب سے ان کے خلاف مزاحمت ہوئی تو بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا گیا۔ مزاحمت کرنے والوں کو اذیتیں دی گئیں اور طویل قید و بند کی سزائیں بھی۔ عربوں کے مظاہروں پر پولیس گولیاں چلاتی تھی اور ان کا قتل عام کرتی تھی۔ 1960ء کی دہائی میں الجزائر کے عربوں نے فرانسیسیوں کے خلاف خونریز جنگیں لڑیں اور بالآخر اپنے ملک کو آزاد کرایا۔

فرانس کی تاریخ میں الجزائر کی جدوجہد آزادی کا اس قدر کم مواد ہے کہ فرانسیسی عوام اس المیے کو بھول گئے۔ لیکن 1980ء اور 1990ء کی دہائیوں میں فرانس میں بائیں بازو کی تحریکیں اُٹھیں، انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ فرانس کو اپنے سامراجی جرائم کا اعتراف کرنا چاہیے۔ الجزائر کے لوگوں سے معافی مانگنی چاہیے اور ان واقعات کو تاریخ کی خاموشی سے نکال کر عام کے سامنے لانا چاہیے۔ تاکہ فرانسیسی قوم کو اپنے جرائم سے آگاہی ہو اور وہ نسل پرستی اور تہذیبی عظمت سے نکل کر حقیقت کو سمجھیں۔ بائیں بازو کے اس نظریے نے فرانس کے معاشرے میں ایک نئی بحث کا آغاز کر دیا۔

دائیں بازو کی جماعتیں اور سیاست دان اس نظریے کے سخت مخالف تھے۔ ان کی دلیل یہ تھی فرانس کو الجزائر میں کوئی شکست نہیں ہوئی بلکہ اس نے رضاکارانہ طور پر اسے آزادی دی۔ ان کی دوسری دلیل یہ تھی کہ الجزائر فرانسیسی ریاست کا ایک حصہ تھا۔ لہٰذا یہ خانہ جنگی تھی جس میں فرانس نے اہل الجزائر کے مطالبات کو منظور کیا۔ ان دونوں نظریات پر فرانس کے مورخوں نے کتابیں لکھ کر حمایت اور مخالفت میں اپنے دلائل پیش کیے۔

فرانسیسی سامراج کی تاریخ کا دوسرا پہلو کریبین آئی لینڈ تھے جو فرانس کے قبضے میں تھے۔ وہاں افریقی غلاموں کو لاکر ان سے محنت و مشقت کرائی جاتی تھی۔ فرانس دوسری یورپی اقوام کی طرح غلاموں کی تجارت میں ملوث تھا۔ اگرچہ فرانسیسی انقلاب نے 1791ء میں غلامی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مگر نپولین نے دوبارہ سے غلاموں کو نافذ کیا۔ سینٹ ڈومینگو کے افریقی غلاموں نے 1791ء میں بغاوت کر کے اپنی آزادی کا اعلان کیا۔ نپولین نے فوجی بھیج کر باغیوں کے خلاف جنگیں کیں اور اس کے راہنما Toussaint Louverture کو دھوکے سے قید کر کے فرانس بھجوا دیا جہاں اس کی وفات ہوئی۔ کریبین آئی لینڈز کے افریقی باشندوں نے اس پر احتجاج کیا کہ فرانس کی تاریخ میں غلامی کا تذکرہ بھی ہونا چاہیے اور فرانس نے افریقی غلاموں سے جو محنت مشقت کرائی تھی اس کا اعتراف کر کے اسے تاریخ کا حصہ بنانا چاہیے۔

سامراجی تاریخ کے خلاف تیسرا گروہ یہودیوں کا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران جب جرمنی نے فرانس پر قبضہ کیا تو یہاں اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کی اور اس کے ذریعے فرانسیسی یہودیوں کو یا تو جلاوطن کیا یا انہیں جرمنی میں گیس چیمبر میں بھجوا دیا۔ اب یہودیوں کا مطالبہ تھا کہ فرانس اپنے جرائم کا اعتراف کرے کیونکہ یہودیوں کی لابی بہت طاقتور تھی اس لیے فرانس کے صدر (d.2019 Jacques Chirac) نے یہ تسلیم کیا کہ نازی قبضے کے دوران فرانس کے باشندوں نے یہودیوں کے خلاف کارروائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ایک اور گروہ جو سامراجی تاریخ کو تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان لوگوں کا تھا جو الجزائر کی آزادی کے بعد فرانس آئے۔ ان کی نئی نسل کے لیے فرانس ایک نیا ملک تھا۔ وہ الجزائر کے ماحول کے عادی تھے۔ اس لیے فرانس میں خود کو اجنبی سمجھتے تھے۔ انہیں اس کا شکوہ تھا کہ فرانس نے ان کی حفاظت نہیں کی اور انہیں بے سہارا چھوڑ کر چلا آیا۔ وہ فرانس اور الجزائر کے رشتوں کو باہمی نقطہ نظر سے دیکھتے تھے۔ نئی سیاسی صورت حال میں ان کا مطالبہ تھا کہ فرانس نے ان کے ساتھ جو غداری کی ہے اس کا اعتراف کرے اور فرانس میں رہتے ہوئے یہاں کے ماحول کو ان کے لیے سازگار بنائے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک تو وہ تاریخ ہے جو حکمران طبقے اپنے مفادات کے تحت لکھواتے ہیں، جہاں ان کے مفادات پر حرف آتا ہے وہاں تاریخ کو خاموش کر دیا جاتا ہے۔ حکمران طبقوں کے مقابلے میں ایسے طبقے اور جماعتیں ہوتی ہیں جنہیں تاریخ کا حصہ نہیں بنایا جاتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ لوگوں میں شعور اور آگاہی آگئی ہے اور جمہوری اداروں نے انہیں وہ حربے دے دیئے ہیں کہ جن کو استعمال کر کے وہ تاریخ میں اپنے وجود کو تسلیم کراتے ہیں۔ یورپی سامراجی ملکوں کے لیے یہ مشکلات ضرور ہیں کہ وہ اپنے جرائم کا اعتراف کریں۔ لیکن اب تاریخی واقعات کو چھپا کر نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ مورخین برابر کوشش کر رہے ہیں کہ گمشدہ تاریخ کو سامنے لایا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ شاید طاقتور ممالک اس سے سبق سیکھ سکیں کہ تاریخ کی یادداشت گم نہیں ہوتی اور یہ وقت کے ساتھ اُبھرتی ہے۔ تاریخ نویسی میں تصحیح کرنے کی ذمہ داری ان اقوام کی بھی ہے جو یورپی سامراج کے ماتحت رہے تھے۔ انہیں کلونیل تاریخ کے مقابلے میں اپنی تاریخ لکھ کر سامراجی جرائم کو آشکارا کریں اور خود بھی اس سے سیکھیں کہ وہ بھی اپنے تسلط کے لیے تاریخی واقعات کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔ مسخ شدہ تاریخ کبھی بھی نئی سوچ و فکر نہیں دیتی ہے بلکہ یہ گمراہی کا باعث ہوتی ہے۔

بھارت اتحاد جیتے گا، جینت چودھری کے ہاتھ مضبوط کریں گے: سبھاش گورجر

جینت چودھری کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے مسلسل عوامی رابطہ جاری ہے

باغپت (نامہ نگار)

آر ایل ڈی کے ریاستی جنرل سکریٹری ڈاکٹر سبھاش گرجر مسلسل ہر گاؤں کا دورہ کررہے ہیں اور پارٹی سپریمو کے ضلع دورے کو کامیاب بنانے کے لیے عوامی رابطہ کررہے ہیں۔ ان کا مقصد جینت چودھری کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ ضلع کے کھیکرا قصبے میں 8 نومبر کو کھلاڑیوں کے اعزاز میں مجوزہ پروگرام میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کے لیے آر ایل ڈی کے ریاستی جنرل سکریٹری ڈاکٹر سبھاش گرجر نے پیر کو سنکرود ماؤ، کتھا، بندپور، کا دورہ کیا۔ ضلع کے سنہیڑہ اور بسی گاؤں کا دورہ کیا۔

جینت چودھری نے 8 نومبر کو کھلاڑیوں کے اعزاز میں ایک پروگرام کی تجویز پیش کی ہے۔ جس کے لیے آر ایل ڈی کے ریاستی جنرل سکریٹری ڈاکٹر سبھاش گرجر نے یوتھ ضلع صدر راہل دھاما کے ساتھ کارکنوں کو متحرک ہونے کی اپیل کی۔ اس پروہ پیر کو ماؤ گاؤں پہنچے اور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عوامی رابطہ شروع کیا۔ اس دوران انہوں نے مختلف دیہات کا دورہ بھی کیا۔ جس میں درجنوں کارکنان شامل تھے۔ جہاں انہوں نے گاؤں گاؤں جا کر گاؤں والوں، نوجوانوں، بزرگوں اور خواتین کو پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے کام کی جگہ پر پہنچنے کی دعوت دی۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ بی جے پی حکومت میں ہر طبقہ متاثر ہے، اس لیے اس بار ہندوستان اتحاد ان کا صفایا کردے گا۔ جس کے لیے کسانوں، مزدوروں، بے سہارا لوگوں اور نوجوانوں کو جینت چودھری کے ہاتھ مضبوط کرنے ہوں گے۔ اس دوران یوتھ صدر راہل دھاما، پپے سرپنچ، رام مہر ڈائرکٹر، ماسٹر مہاویر، ڈاکٹر سندیپ، سنیل بہرا وغیرہ موجود تھے۔

ٹریکٹر کی زد میں آکر نوجوان کی موت

باغپت (نامہ نگار)

رتول لونی روڈ پر کھڈکھڑی گاؤں کے قریب ایک ٹریکٹر بے قابو ہوکر کھیت میں الٹ گیا، جس میں ایک نوجوان کی موقع پر ہی موت ہوگئی، متوفی کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ 32 سالہ عجب سنگھ ولد رام سنگھ ساکن گھیٹورا کا تعلق غریب گھرانے سے ہے وہ شیر سنگھ کے ساتھ ٹریکٹر میں کھیت سے دھان کی کٹاء گھر لا رہا تھا کہ ٹریکٹر ٹرالی میں ہوا کم تھی۔

عجب سنگھ اپنے پڑوسی کے ٹریکٹر میں ہوا بھرنے کے لیے کھڈکھڑی لونی جا رہا تھا، جب وہ رٹول لونی روڈ پر پہنچا تو اس کا ٹریکٹر بے قابو ہوکر کھڈکھڑی کے قریب کھیت میں الٹ گیا، راہگیروں نے اسے دیکھا تو فوراً اس کی طرف بھاگے۔ اور لونی پولیس کو اطلاع دی، انہوں نے عجب سنگھ کے گھر والوں کو بھی اطلاع دی اور اسے علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے گئے، وہ جانے لگے لیکن جب تک وہ فوت ہو چکا تھا، گھر والوں میں کہرام مچ گیا، گھر والے رونے لگے اور ان کی حالت غریب گھرانے کے نوجوان کی موت سے گاؤں میں جوش کی لہر دوڑ گئی، گاؤں والوں نے بتایا کہ مقتول کا تعلق غریب گھرانے سے ہے، انتظامیہ سے متاثرہ خاندان کو معاوضہ دینے کا مطالبہ مرحوم کی آخری رسومات سوگوار ماحول میں ادا کی گئیں۔

قصبہ نگوہی میں چار روزہ عرس غوث الاعظم 9 / سے

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) پیرانِ پیر دستگیر کا سالانہ عرس غوث الاعظم 9 /، 10 /، 11 / اور 12 / نومبر کو خانقاہ قادریہ، الجامعہ غوثیہ، غوث نگر، قصبہ نگوہی میں منایا جائے گا۔ یہ معلومات جامعہ الغوثیہ کے بانی / منتظم حافظ محمد فاضل قادری کے نمائندہ مولانا طارق قادری نے دیتے ہوئے بتایا کہ عرس غوث الاعظم کی سرپرستی درگاہ ولی میاں حضور بریلی کے سجادہ نشین حضرت انور میاں حضور کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ 9 / نومبر کو بعد نماز فجر حلقہ ذکر، قرآن خوانی اور پرچم کشائی، بعد نماز مغرب چراغاں اور رات 9 / بجے محفل نعت ومنقبت ہوگی۔ 10 / نومبر کو بعد نماز فجر حلقہ ذکر، قرآن خوانی، بعد نماز مغرب چراغاں اور رات 9 / بجے تقاریر علماء اکرام ہوں گی۔ 11 / نومبر کو بعد نماز فجر حلقہ ذکر، قرآن خوانی اور بعد نماز ظہر فاتحہ خوانی اور رات 8 / بجے سے طرحی نعتیہ مشاعرہ ہوگا۔ جس کی نظامت خالد ندیم بدایونی کریں گے۔ 12 / نومبر کو بعد نماز فجر حلقہ ذکر، قرآن خوانی اور صبح 10 / بجے قل شریف ہوگا۔ اس کے بعد لنگر تقسیم کیا جائے گا۔

بزم اربابِ سُخن کا طرحی مشاعرہ 25 / نومبر کو

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) بزم ارباب سخن تلہر کا ائندہ ماہانہ طرحی مشاعرہ 25 / نومبر کو شام سات بجے نگر پالکا پریشد تلہر کے میٹنگ ہال میں منعقد ہوگا۔ بزم کے سکریٹری شمشاد عاطف نے بتایا کہ بزم کے زیر اہتمام ہونے والے ماہانہ طرحی مشاعرے کا مصرع طرح ایسا بھی ہوتا ہے اکثر طے کیا گیا ہے۔ طرحی مشاعرہ میں مقامی وبیرونی شعرا کو مدعو کیا گیا ہے۔

دلت خاندانوں نے گھر سے بے گھر ہونے کی شکایت ضلع مجسٹریٹ سے کی

سلطانپور (نامہ نگار): جے سنگھ پور تحصیل کے پرگنا برونسا موضع لکھن پور سے دلت خاندانوں قریب دو درجن افراد نے ضلع مجسٹریٹ دفتر پہنچ کر اپنی فریاد رکھی۔ ان دلت خاندانوں نے ہی موضع کے گنگا رام، جگت نرائن، رام سابھر، پنچ بہادر اور وویک سمیت دیگر افراد پر الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ ہم لوگوں کے سرکاری گھر بننے سے روک رہے ہیں جس میں مقامی پولیس کا بھی کردار مشکوک ہے۔ دلت خاندانوں نے بتایا کہ ہم لوگ کچا مکان بنا کر ماضی کی اپنی پشتینی پناہ گاہوں میں قیام کرتے آرہے ہیں اب جب کہ حکومت ہم کو نئے پکے مکان بنانے کے لئے امداد کررہی ہے اور ہم لوگوں نے اپنے کچے مکان گرا کر اسکی جگہ نئے مکان کی تعمیر شروع کی تو مذکورہ افراد زمینی تنازعہ دکھا کر ہم لوگوں کو مکان نہیں بنانے دے رہے ہیں جسکی وجہ سے ہم لوگ مع عورتوں بچوں کے کھلی چھت کے نیچے رہنے پر مجبور ہیں۔ شکایت کرنے والوں میں حب لال، شوداس، رام ملن، منی رام، نورامتی، رام صورت اور تنکہو سمیت دو درجن مرد وخواتین تھیں۔ ضلع مجسٹریٹ کی غیر موجودگی میں انکے نمائندے نے درخواست لیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کے مسائل کا جلد ہی تصفیہ کیا جائیگا۔

نابالغ بچے ای رکشہ نہ چلائیں: ضلع مجسٹریٹ

سلطانپور (نامہ نگار): شہر میں نابالغ بچوں کے ذریعہ ای رکشہ چلائے جانے کے معاملے کو ضلع مجسٹریٹ کرتیکا جیوتسنا نے سنجیدگی سے لیتے ہوئے ایس ڈی ایم صدر سی پی پاٹھک، سی او سٹی راگھویندر چترویدی اور ای او نگر پالیکا شیامیندر موہن پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی ہے جو شہر میں گشت کرکے ای رکشہ چلانے والے نابالغ بچوں کی نشاندہی کررہی ہے اور انکے والدین کو طلب کر حالات معلوم کئے جارہے ہیں کہ آخر نابالغ بچے کیوں ای رکشہ چلا رہے ہیں۔ ایس ڈی ایم صدر سی پی پاٹھک نے بتایا کہ اگر ان نابالغ بچوں کا روزگار سے جڑا رہنا ضروری پایا گیا تو ای رکشہ کا کوئی متبادل تلاش کیا جائیگا۔ نیز اس ٹیم نے شہر میں ٹھیلہ، اور پٹری دکانداروں کو وینڈنگ زون جانے کا شوعہ دیا۔ بعض ٹھیلے والوں اور پٹری دکانداروں نے بتایا کہ ہم لوگ وینڈنگ زون اس لئے نہیں جارہے ہیں کہ وہاں نگر پالیکا ملازمین ہم لوگوں سے اچھی خاصی رقم کی فرمائش کررہے ہیں۔

'ڈائل 112' سروس سے وابستہ خواتین ملازمین کی ہڑتال

غازی آباد (ایجنسی)

غازی آباد میں یوپی پولیس کے ڈائل 112 کی تمام خواتین ملازمین (کمیونیکیشن آفیسرز) نے منگل سے ہڑتال شروع کردی ہے۔ لکھنؤ اور الہ آباد میں بھی ہڑتال شروع ہوگئی ہے۔ تینوں کنٹرول رومز پر روزانہ تقریباً 75 ہزار فون کالز موصول ہوتی ہیں۔ خواتین ورکرز کا مطالبہ ہے کہ انہیں نئے آفر لیٹر کے ساتھ 18 ہزار روپے تنخواہ دی جائے، تب ہی وہ کام کریں گی۔

خواتین ورکرز کا الزام ہے، وہ گزشتہ 5 سال سے مسلسل ایک ہی تنخواہ پر کام کررہی ہیں۔ انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ ان کی تنخواہیں جلد بڑھ جائیں گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور اب ہڑتال پر جانے پر بھی انہیں دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ملازمین کا الزام ہے کہ اس کمپنی نے ہمارے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا اور نئے اپائنٹمنٹ لیٹر دئے بغیر کام کیا جارہا ہے۔

اب تک ڈائل 112 کے کنٹرول رومز کو افرادی قوت فراہم کرنے کا ٹینڈر ایم ڈی ایس ایل / ٹیک مہندرا کے پاس تھا۔ اس کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ ٹینڈر 3 نومبر سے 'وی وِن' کمپنی کے پاس چلا گیا۔ خواتین ملازمین کا کہنا ہے کہ نئی کمپنی ان پر اپنے منمانے ایجنڈے کے مطابق کام کروانے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے۔ پچھلے پانچ سال سے ان کی تنخواہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اسے اپائنٹمنٹ لیٹر کے ساتھ 18 ہزار روپے تنخواہ چاہیے، تب ہی وہ کام کریں گی۔

غازی آباد میں ڈائل 112 پر خواتین کارکنوں نے بتایا کہ یہاں بھی منگل سے ہڑتال شروع ہوگئی ہے۔ اس کنٹرول روم میں تقریباً 60 خواتین ورکرز کام کررہی ہیں۔ ہر ایک کو پورے اتر پردیش سے روزانہ 500 سے 600 کالیں آتی ہیں۔ ہڑتال کی وجہ سے یہ فون کالز متاثر ہوں گی۔

مظاہرین کا کہنا تھا "نئی کمپنی انہیں آفر لیٹر نہیں دے رہی۔ کمپنی کے عہدیداران کی زندگی برباد کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ احتجاج کریں گے تو کہیں نوکری نہیں ملے گی۔ ہمیں ہر قسم کی دھمکیاں مل رہی ہیں لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک مطالبہ پورا نہیں ہوتا ہم کام نہیں کریں گے۔"

لڑکی کا اغوا و مخالفین پر پاسکوا یکٹ لگوانے کا معاملہ، عدالت میں فرضی ثابت ہوا

سلطانپور (نامہ نگار): ایک لڑکی کے اغوا کی کہانی اور پھر باپ بیٹے پر پاسکو ایکٹ کے تحت کارروائی کا معاملہ عدالت میں ثابت نہ ہوسکا اے ڈی جے پون کمار شرما کی عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے باپ بیٹے کو بری کردیا۔ معاملہ لمبھوا تھانہ حلقہ کے موضع سکرسی کا ہی جہاں کے ارمان اور انکے والد حامد پر مدعیان نے تھانہ کوتوالی دیہات میں ایف آئی آر درج کراتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ ارمان اسکی نابالغ بیٹی کو بہلا پھسلا کر ممبئی لے گیا اور دفع 363، 366، 376، 504 اور 506 اور 3 / 4 پاسکوا یکٹ کے تحت مقدمہ درج کرایا تھا لڑکی کو بھگا کر لے جانے میں ارمان کے والد حامد کی مدد دکھاتے ہوئے انھیں بھی ملزم بنایا تھا یہ مقدمہ سات اپریل 2022 میں درج ہوا پولیس کے ذریعہ بھیجی گئی چارج شیٹ پر اسپیشل جج پون کمار کی عدالت میں ٹرائل ہوا جس میں ملزم ارمان اور حامد کی پیروی کرتے ہوئے معین خان ایڈوکیٹ نے تمام ثبوت پیش کرتے ہوئے اس پورے معاملے کو ایک گڑھی ہوئی کہانی بتایا، ایڈوکیٹ معین خان کی بحث اور مدعیان سے سوالات وانکے جوابات کی بنیاد پر قابل جج نے ارمان اور حامد کو اس مقدمہ سے بری قرار دیا۔

علی گڑھ: آئی ایس آئی ایس اور القاعدہ سے جڑے ہونے کا شبہ میں دو مشتبہ نوجوان گرفتار

علی گڑھ: 7 نومبر (پی این ایس) اے ٹی ایس (انسداد دہشت گردی اسکواڈ) نے علی گڑھ سے آئی ایس آئی ایس کے دو مشتبہ نوجوان عبداللہ ارسلان اور معاذ بن طارق کو حراست میں لیا ہے۔ دونوں پر کٹر پنتھی نظریات سے متاثر ہو کر انٹرنیٹ میڈیا کے ذریعے آئی ایس آئی ایس کے دہشت گرد نیٹ ورک میں شمولیت اختیار کرنے کا الزام ہے اور آئی ایس میں شامل ہونے کا حلف بھی اٹھایا تھا ایسا الزام لگایا جارہا ہے۔ اے ٹی ایس حکام کے مطابق دونوں ملزمین دھماکہ خیز مواد اور بم بنانے کا دیگر سامان اکٹھا کررہے تھے۔ وہ ریاست میں دہشت گردی کی ایک بڑی واردات کی منصوبہ بندی کررہے تھے۔ واقعہ کی منصوبہ بندی کہاں کی گئی اس بارے میں تحقیقات کی جارہی ہیں۔ اے ٹی ایس ان سے جڑے کچھ دوسرے دہشت گردوں کی بھی تلاش کررہی ہے۔ اے ڈی جی اے ٹی ایس موہت اگروال نے کہا کہ عبداللہ اور طارق کٹر پنتھی نظریات سے متاثر تھے اور انٹرنیٹ میڈیا کے ذریعے آئی ایس کے دہشت گردوں سے جڑے ہوئے تھے۔ طارق علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں بی کام کا طالب علم ہے اور ارسلان نے پیٹروکیمیکل سے بی ٹیک کیا ہے۔ وہ اے ایم یو کے طالب علم بھی رہے ہیں۔ ان دونوں سے پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ان جیسے دیگر نوجوانوں کو شامل کرکے جہاد کا ماڈیول تیار کیا جارہا ہے۔ ان حقائق کی چھان بین کے بعد اے ٹی ایس نے 3 نومبر کو لکھنؤ کے اپنے تھانے میں غیر قانونی سرگرمیاں ایکٹ سمیت دیگر دفعات کے تحت رپورٹ درج کی تھی۔ مکمل جانچ کے بعد اے ٹی ایس نے اتوار کو عبداللہ ارسلان اور معاذ بن طارق کو علی گڑھ کے مختلف مقامات سے حراسے میں لیا۔ دونوں ملزمان کے قبضے سے آئی ایس کے لٹریچر سے بھری پین ڈرائیوز برآمد ہوئی ہیں۔

SPORTS / INTERNATIONAL

پیرس ایئرپورٹ پر باجماعت نماز کی تصویر، تنازعہ کھڑا ہوگیا

پیرس (ایجنسی)

فرانسیسی دارالحکومت پیرس کے چارلس ڈیگال ہوائی اڈے پر مسلم مسافروں کی باجماعت نماز ادا کرنے کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی، جس کے بعد فرانس میں ایک نیا تنازعہ کھڑا ہوگیا ہے۔ اس تصویر میں درجنوں مسافروں کو پیرس کے اس ہوائی اڈے پر اپنی اردن روانگی سے پہلے ڈیپارچر لاؤنج میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ تصویر فرانس کے سابقہ وزیر نوئل لینوئر نے سوشل میڈیا پر اتوار کے روز شیئر کی تھی اور اس حوالے سے تنقید کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اس ہوائی اڈے کا سی ای او اس وقت کیا کرے جب اس کے "ایئرپورٹ کو مسجد میں تبدیل کردیا جائے؟" اس حوالے سے ہوائی اڈے پر کام کرنے والے ایک شخص نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ 30 کے قریب مسافروں نے ایئرپورٹ کے ٹو بی ٹرمینل پر تقریباً 10 منٹ تک نماز ادا کی۔ فرانسیسی حکومت نے اس واقعے کے ردعمل میں ملک میں نافذ متعلقہ قوانین پر سختی سے عمل درآمد کروانے کا اعلان کیا ہے۔

یورپی یونین کے رکن ملک فرانس کے وزیر ٹرانسپورٹ کلیماں بیون نے پیر کے روز ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ ہوائی اڈے کے حکام مروجہ ملکی قوانین پر عمل درآمد کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں۔ دوسری طرف ہوائی اڈے کے آپریٹر ادارے نے اس واقعے کو افسوسناک قرار دیا ہے۔

آپریٹر ایروپورٹس ڈی پیرس کے چیف ایگزیکٹو آگسٹن ڈی رومانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ واقعہ افسوسناک ہے، اور ساتھ ہی انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ اس ہوائی اڈے پر عبادت کے لیے مخصوص جگہیں موجود ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس واقعے کے بعد بارڈر پولیس کو نگرانی سخت کرنے اور اس قسم کے عمل پر پابندی لگانے کے احکامات جاری کردیے گئے ہیں۔

بظاہر اسرائیل اور عسکریت پسند تنظیم حماس کے درمیان جاری جنگ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے ان دنوں اس واقعے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے خلاف خبردار بھی کیا۔ فرانس میں ہوائی اڈوں سمیت سبھی عوامی مقامات پر مذہبی عقائد کی نمائش پر پابندی ہے۔ اور چارلس ڈیگال ہوائی اڈے پر تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے عبادت کی مخصوص جگہیں بھی موجود ہیں۔

فرانس میں حکمران جماعت کی ایک رکن پارلیمنٹ ایسٹرڈ بووے نے بھی اس بات کی نشاندہی کی اور زور دیا کہ حکام کو ہوائی اڈوں سمیت ہر جگہ ملک میں نافذ قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔ لیکن فرانس کے ایک بلدیاتی علاقے آلفورٹول کے میئر لوک کاروونس نے بووے کے اس بیان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ریمارکس کا موازنہ اسلاموفوبیا سے کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ خاتون رکن پارلیمان اپنے اس بیان کی وضاحت کریں اور اس پر معافی مانگیں۔

یہودیوں پر حملہ یعنی جرمن عوام پر حملہ: جرمن چانسلر کا بیان

برلن (ایجنسی)

جرمن چانسلر اولاف شولس نے مشرق وسطیٰ میں حالیہ تنازع کے پس منظر میں سامیت دشمنی کے متعدد واقعات کی خبروں کے بعد ملک میں لوگوں سے یہودیوں کی حفاظت کرنے" کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ عوام کی جرأت کا ہے۔ جریدے مانہائمر مورگن میں آج پیر کے روز شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں چانسلر شولس کا کہنا تھا، جرمنی میں جو کوئی بھی یہودیوں پر حملہ کرے گا، اسے تمام جرمن عوام پر حملہ سمجھا جائے گا۔"

شولس نے مزید کہا، ہم سامیت دشمنی کو قبول نہیں کریں گے۔ ہمارے پاس بالکل واضح قوانین ہیں: اسرائیلی پرچم کو جلانا ایک مجرمانہ فعل ہے، معصوم لوگوں کی موت پر خوشی کا اظہار کرنا ایک مجرمانہ عمل ہے، یہودیت مخالف نعرے لگانا بھی ایک مجرمانہ کارروائی ہے۔" چانسلر شولس کا یہ بیان جرمنی میں فلسطینیوں کی حمایت میں نکالی گئی ریلیوں کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ان میں سے چند ایک پر سامیت دشمنی کا الزام لگاتے ہوئے ان پر پابندی بھی عائد کردی تھی۔ جرمن حکام اس حوالے سے نفرت پر اکسانے کے شبے والے مختلف کیسز کی چھان بین بھی کررہے ہیں۔

اولاف شولس نے کہا، قانون نافذ کرنے والے حکام کے پاس ضروری وسائل ہیں اور انہیں ان کا مسلسل استعمال کرنا چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ پولیس اور عدالتیں جانتی ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔' یورپی کمیشن نے حماس کے خلاف غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں کے بعد سامیت دشمنی کے واقعات میں اضافے کی مذمت کی ہے۔ یورپی یونین، جرمنی، امریکہ اور بعض دیگر ممالک حماس کو دہشت گرد تنظیم قرار دے چکے ہیں۔ یورپی کمیشن نے کہا ہے کہ آسٹریا، فرانس، جرمنی اور اسپین میں سامیت دشمنی کے واقعات پیش آئے ہیں، جہاں مظاہرین نے یہودیوں کے خلاف نفرت انگیز نعرے لگائے تھے۔"

یورپی کمیشن نے ایک بیان میں کہا، گزشتہ چند دنوں کے دوران یورپ بھر میں سامیت دشمنی کے واقعات میں غیر معمولی حد تک اضافہ ہوا ہے، جو تاریخ کے ایک تاریک ترین دور کی یاد دلاتا ہے۔" اس بیان میں مزید کہا گیا، ہم ان نفرت انگیز کارروائیوں کی ہر ممکنہ حد تک سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ہم ہر اس چیز کے خلاف ہیں جو یورپی اقدار کے خلاف ہے۔" اس بیان میں یورپی کمیشن نے ××مسلم مخالف منافرت میں اضافے کی بھی مذمت کی، جس کا گزشتہ چند ہفتوں سے مشاہدہ کیا جارہا ہے۔" بیان میں کہا گیا، یورپ میں ایسی چیزوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔"

میکسویل نے تن تنہا افغانستان کے جبڑے سے چھین لی جیت

سیمی فائنل میں پہنچا آسٹریلیا

ممبئی (ایجنسی):

رواں کرکٹ عالمی کپ میں آج ایک بڑا الٹ پھیر ہونے والا تھا، لیکن پھر ایک ایسی حیرت انگیز اننگ دیکھنے کو ملی جو کرکٹ شائقین کبھی نہیں بھول پائیں گے۔ میچ افغانستان اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا جارہا تھا اور افغانستان نے 291 رن بنائے تھے۔ 292 رنوں کے ہدف کا پیچھا کرتے ہوئے آسٹریلیا کے 7 وکٹ محض 91 رن پر گر گئے تھے، لیکن پھر آسٹریلیائی بلے باز گلین میکسویل کا طوفان آیا جس میں افغانی گیندبازی بکھر کر رہ گئی۔ انھوں نے 128 گیندوں پر 10 چھکوں اور 21 چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 201 رن بنائے۔ ان کی طوفانی بلے بازی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آٹھویں وکٹ کے لیے انھوں نے کپتان پیٹ کمنس کے ساتھ 202 رنوں کی شراکت داری کی جس میں کمنس نے محض 12 رن بنائے۔

آج ٹاس افغانستان کے کپتان حشمت اللہ شاہدی نے جیتا اور پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ افغان ٹیم نے شروع میں بہت تیزی سے رن نہیں بنائے، لیکن وکٹ بھی نہیں گنوائے۔ آخر کے 10 اوورس میں 96 رن بنائے جس سے لڑنے لائق 291 رن کھڑے ہو گئے۔ ابراہیم زادران افغانستان کی طرف سے عالمی کپ میں سنچری بنانے والے پہلے کھلاڑی بنے جنھوں نے 143 گیندوں پر 3 چھکوں اور 8 چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 129 رن بنائے۔ راشد خان نے آخر میں 18 گیندوں پر تیز طرار 35 رن بنائے (3 چھکے، 2 چوکے)۔ باقی بلے بازوں میں رحمن اللہ گرباز نے 21 رن، رحمت شاہ نے 30 رن، حشمت اللہ شاہدی نے 26 رن، عظمت اللہ عمرزئی نے 22 رن اور محمد نبی نے 12 رن بنائے۔

آسٹریلیا کی جانب سے جوش ہیزل ووڈ سب سے کامیاب گیندباز رہے جنھوں نے 9 اوورس میں 39 رن دے کر 2 وکٹ لیے۔ 1-1 وکٹ مشیل اسٹارک (9 اوورس میں 70 رن)، گلین میکسویل (10 اوورس میں 55 رن) اور ایڈم زیمپا (10 اوورس میں 58 رن) نے لیے۔ باقی گیندباز وکٹ سے محروم رہے۔ جب آسٹریلیا نے 292 رنوں کے ہدف کا پیچھا شروع کیا تو افغانی گیندبازوں نے یکے بعد دیگرے 7 جھٹکے دے کر سبھی کو حیران کردیا۔ ٹریوس ہیڈ (صفر)، ڈیوڈ وارنر (18 رن)، مشیل مارش (24 رن)، مارنس لابوشین (14 رن)، جوش انگلس (صفر)، مارکس اسٹوئنس (6 رن) اور مشیل اسٹارک (3 رن) جیسے بلے باز 91 رنوں تک پویلین لوٹ گئے۔ پھر شروع ہوئی گلین میکسویل اور کپتان پیٹ کمنس کی شراکت داری جو اٹوٹ رہی۔ حالانکہ میکسویل کو آؤٹ کرنے کے کچھ مواقع افغانی فیلڈرس نے چھوڑ دیے جس کا خمیازہ انھیں بھگتنا پڑا۔ محض 33 رن کے ذاتی اسکور پر میکسویل کا انتہائی آسان کیچ مجیب الرحمن نے چھوڑ دیا تھا، پھر اس کے بعد انھوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ میکسویل آخر میں کریمپ بھی محسوس کررہے تھے، لیکن زخمی ہونے کے باوجود وکٹ پر کھڑے ہوکر وہ چھکوں اور چوکوں کی بارش کرتے رہے۔ انھوں نے رَن بھاگنے سے پرہیز کیا اور ان کا بھرپور ساتھ کمنس نے دیا جو دوسری طرف انتہائی صبر کے ساتھ کھیلتے رہے۔ ایک طرف جہاں گلین میکسویل نے 128 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 201 رن بنائے، وہیں دوسری طرف کمنس نے 68 گیندوں پر محض ایک چوکا کی مدد سے ناٹ آؤٹ 12 رن بنائے۔ اس طرح میکسویل نے افغانستان کے منہ سے جیت چھین لی اور آسٹریلیا کو سیمی فائنل میں پہنچا دیا۔

افغانستان کی جانب سے صرف راشد خان ایسے گیندباز رہے جنھیں گلین میکسویل نے بہت زیادہ پٹائی نہیں کی۔ راشد نے 10 اوورس میں 44 رن دے کر 2 وکٹ لیے۔ 2-2 وکٹ نوین الحق (9 اوورس میں 47 رن) اور عظمت اللہ عمرزئی (7 اوورس میں 52 رن) کو بھی ملے۔ محمد نبی نے 2 اوورس میں 20 رن، نور احمد نے 10 اوورس میں 53 رن اور مجیب الرحمن نے 5.8 اوورس میں 72 رن خرچ کیے۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

انجمن ترقی ادب کے زیر اہتمام 'کلیاتِ دل' کی اجراء

برسوں یاد رکھے جائیں گے دل تاج محلی: احمد ابراھیم علوی

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس) انجمن ترقی ادب لکھنؤ کے زیر اہتمام علوی ہاؤس 3 ہیلتھ اسکوائر واقع چوک، پرتکلف ادبی تقریب زیر صدارت سید نہال رضوی، ہوا. نظامت رضوان احمد فاروقی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے ادبی اور سیاسی طور پر سرگرم وسیم حیدر اور چچا امیر حیدر نے شرکت کی۔

اس موقع پر مرزا وسیم بیگ چغتائی (دل محلی) کی ضخیم کتاب 'کلیات دل' کی رسم اجراء بدست احمد ابراھیم علوی عمل میں آئی۔ شرکاء نے صاحب کتاب دل تاج محلی کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ادبی کاموں کو بنظر تحسین دیکھا اور مختلف سمتوں میں ان کی خدمات کو لائق صد ذکر بتایا۔ صدر ذی وقار نہال رضوی نے دل تاج محلی کی شاعری کو ماضی وحال سے ہم آہنگ بتایا. پریس کونسل آف انڈیا ایوارڈ سے سرفراز قلمکار احمد ابراھیم علوی نے کہا۔ اپنے افسانہ 'تاج محل' کے حوالہ سے انھیں مدتوں یاد رکھا جائے گا. اسی افسانے کی رحمت لکھنوی نے خصوصی تعریف کی. احمد ابراھیم علوی نے مزید کہا. انسانیت کی اور تہذیب کے تحفظ کے لئے لکھنا ان کا مشن ھے. رحمت لکھنوی کے مطابق لکھنؤ میں جو سلیقہ، شعور اور زبان کا رچاؤ ہے وہ دوسری جگہوں پر خال خال ہی نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر سنجے مصرا شوق کی رائے میں جس طرح اردو شاعری کا مرکزی کردار دل رہا ھے اسی طرح آج کی ادبی تقریب کا مرکز ومحور دل تاج محلی ہیں۔ بقول چچا امیر حیدر، ان کو تاج محل کا لکھنؤ کا دل سمجھا جانا چاہئے تو کسی نے کہا. ان کو دائروں میں نہ قید کیا جائے۔ ان کو عالمی کہا اور سمجھا جائے۔ انجمن تحفظ ترقی بورڈ کے چیئرمین وسیم حیدر نے دل کی شاعری کو متاثر کن اور فرحت بخش بتایا، سینیر شاعر رفعت شیدا صدیقی نے دل محلی کو سراپا محبت اور پیہم رواں دواں رہنے والا شاعر قرار دیا، شاعر وصحافی رضوان احمد فاروقی کے نزدیک، حساس دل اور صاحب نظر ہیں دل تاج محلی، سبک لہجے کے شاعر اشعر علیگ نے دل تاج محلی کی لکھنؤ میں موجودگی مسرت بخش ھے۔ عطیہ بی نے عام روش سے الگ ہٹ کر افسانہ 'چمک دار پرندہ' پیش کیا. جس پر سامعین نے وقفہ وقفہ سے داد دی، بالخصوص احمد ابراھیم علوی اور دل تاج محلی صاحبان نے دل صاحب نے دل کھول کر اشعار سنائے، زندگی کے تجربات ومشاھدات بتائے اور کہا دہائی قبل لکھنؤ سے جو تعلق قائم ہوا تھا۔ اس میں آج خوش گوار اضافہ ہوا ہے۔ عمر انصاری، ملک زادہ اور یاد دھلوی کے بعد آج کا لکھنؤ بھی دوسرے دبستانوں سے بہتر ہے۔

منتخب کلام درج ذیل ہے:

اب اپنے شہر کو گھیرے ہوئے اندھیرے ہیں
جو اک بچا تھا اجالوں کا ہمنوا بھی گیا
نہال رضوی

دیوانہ اسے آخر کیوں مان لیا جائے
جو عام طریقہ سے پہچان لیا جائے
دل تاج محلی

ہمیں کھاجائے گا اندر ہی اندر
وہ اک ناسور جو رستا نہیں ہے
اشعر علیگ

مشکلوں کو درمیاں اپنوں اپنوں کے رکھ کر دیکھئے
مشکلیں کم ہوں نہ ہوں اپنے تو کم ہوجائیں گے
زبیر انصاری ایڈووکیٹ

اک تیرے بچھڑنے کا نہیں غم مجھ کو
غربت کئی الزام لگاجاتی ہے
حیدر علوی

نہ ہر محفل میں جاتے ہیں نہ سب سے بات کرتے ہیں
کہ ہم اہل سخن کا بھی کوئی معیار ہوتا ہے
ڈاکٹر منصور حسن خاں

بغض وکینہ کے، حسد کے، حرص کے، نفرت کے بت
ان بتوں کو توڑئیے لیکن کف آزر سمیت
اختر ھاشمی

اپنا کوئی افسانہ بنانا بھی نہیں ہے
اور مصر کے بازار میں جانا بھی نہیں ہے
سید باقر رضا رضوی

اک زلزلہ سے اونچی عمارت تو گرگء
لیکن غریب لوگوں کے گھر خیریت سے ہیں
قمر سیتاپوری

مذکورہ شعراء کے علاوہ نسرین ابراہیم، حارث علوی عظمٰی حارث،، فیضان خان اور شارق علوی پروگرام کا حصہ رہے. خصوصی ضیافت کا اہتمام ہوا اور صاحب خانہ نے کلمات تشکر ادا کیے۔

کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے ندوہ پہنچے

مولانا سید بلال حسنی ندوی سے کی ملاقات

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر، سابق وزیر اجے رائے نے آج ایشیا کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء پہنچ کر ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال حسنی ندوی وناظر عام مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی سمیت دیگر علمائے کرام سے ملاقات کی اور سماجی مسائل بالخصوص اقلیتوں کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ اس دوران مولانا بلال حسنی نے اصلاح معاشرہ کی درستگی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی میدان میں بھی سبھی کو ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک ترقی کرے گا تو عام لوگوں کی ترقی ہوگی۔

اس دوران کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے ملک اور تعلیم کی حالت پر اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی، بابائے قوم مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، لال بہادر شاستری، آنجہانی اندرا گاندھی کے زمانے سے، آنجہانی راجیو گاندھی سے لے کر نرسمہا راؤ تک، اور منموہن سنگھ سے لے کر اب تک صرف تین اصولوں پر چلی ہے۔ ملک کی مناسب اور ہمہ جہت ترقی۔ ملک کے سماجی اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے بھائی چارہ برقرار رکھنا۔ یہ آخری صف میں کھڑے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے اصول پر کام کر رہی ہے اور آج بھی کانگریس پارٹی اسی اصول کے لیے لڑ رہی ہے۔

اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری دنیش کمار سنگھ، اقلیتی ڈپارٹمنٹ کانگریس کے ریاستی صدر شاہنواز عالم، ضلع صدر وید پرکاش ترپاٹھی، رمیش مشرا، سردار رنجیت سنگھ، نریندر دت ترپاٹھی، کیپٹن ونشیدھر مشرا، راجیش سنگھ کالی، امیت تیاگی، سابق کونسلر کے کے شکلا ودیگر موجود تھے۔

انگریزوں اور مغلوں کی طرح پچھلی حکومتوں نے ہمیں دھوکہ دیا

اب ہمیں ملے گا انصاف: ڈاکٹر سنجے نشاد

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس)

نشاد پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت میں کابینہ کے وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہماری پارٹی کا بنیادی مسئلہ ریزرویشن ہے۔ ہم ریزرویشن کا مطالبہ کرتے ہوئے عوام کے درمیان مسلسل جا رہے ہیں۔ کانفرنس کر رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں گورکھپور ڈویژن، اعظم گڑھ ڈویژن، بنارس ڈویژن، پریاگ راج ڈویژن، چترکوٹ ڈویژن اور دیوی پاٹن ڈویژن میں تقریبات کا انعقاد کیا گیا ہے۔

ماہی گیروں کی طرف سے کافی تعاون حاصل ہوا ہے۔ ماہی گیر برادری کو بتایا گیا ہے کہ کس طرح سیاسی جماعتوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ اب مرکزی اور ریاستی حکومتیں ریزرویشن کو لے کر فیصلہ کن پوزیشن میں ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ اتراکھنڈ کی طرح اتر پردیش میں بھی ذات پات کے گروہوں کو ریزرویشن ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ 1921 سے 1941 تک آئین کی تشکیل سے قبل چیف سکریٹری نے ایک خط لکھا تھا کہ جموں وکشمیر کو چھوڑ کر تمام ریاستی حکومتیں انہیں آئین میں فراہم کردہ موقع فراہم کریں، سوائے درج فہرست ذاتوں کے، 1931 سے 1941 ۔ اسے دیا جائے۔ آئین کی فہرست میں درج ہوجائیں۔ ان کے مطابق 1961 میں گنتی بھی کی گئی تھی۔ دھوبی اور دودھ والے کا تو خیر ہوا لیکن مچھیرے کو کچھ نہیں ہوا۔ اب انہیں بھی ریزرویشن کا فائدہ ملنے کی پوری امید ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگلے مرحلے میں ماہی گیروں کے عالمی دن کے موقع پر 31 نومبر سے پورے ملک کے ماہی گیروں کے لیے عوامی حمایت مہم چلائی جائے گی۔ یہ دکھانے کی کوشش کی جائے گی کہ انگریزوں اور مغلوں کی طرح پچھلی حکومتوں نے بھی ہمارے ساتھ ظلم کیا۔ ہماری فائلیں غائب کر دی گئیں۔ سازشیوں نے ہمیں نظر انداز کیا، دھوکہ دیا۔ 67 سالوں میں پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا کے ذریعے صرف 3000 کروڑ روپے دیے گئے۔

کانگریس نے آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگا کر سماج کو اندھیروں میں قید رکھا: وسیم راعین

لکھنؤ: 7 نومبر (یو ایف ایس) کانگریس اور سماج وادی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں کی ذہنیت قول وفعل سے جڑے ہوئے ہیں۔ دھوکا دہی میں بہت شاطر ہیں. اگر ہم سیاسی شناخت کی بات کریں تو دونوں خود غرض ہیں۔ کوئی ان دونوں جماعتوں سے سیکھے کہ ووٹ لے کر رنگ بدلیں۔ آج یہ دونوں پارٹیاں اور ان کے لیڈر پسماندہ مسلم سماج کی بگڑتی ہوئی حالت کے ذمہ دار ہیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے اپنے بیان میں یہ بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک پر کئی دہائیوں تک حکومت کرنے والی کانگریس آج اپنے وجود کی جدوجہد کر رہی ہے۔ یوپی کی سماج وادی پارٹی کا بھی یہی حال ہے۔ دونوں پارٹیوں کے سربراہوں نے سماج میں تقسیم کرو اور حکومت کرو کا اصول بنایا اور اس پر عمل کرتے رہے۔ وہ سماج کا بھلا نہیں کر سکے لیکن اپنی پارٹی اور اپنے خاندان کا بھلا ضرور کیا۔ ان کی پالیسی اور تقدیر میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ رہی ہے۔ مطلب معلوم کریں اور اقتدار ملتے ہی سب کچھ بھول جائیں، یہ ان جماعتوں کی فطرت رہی ہے جو آج تک نہیں بدلی۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ اگر دونوں پارٹیوں کے قائدین خود غرض نہ ہوتے اور ان کے ارادے برے ہوتے تو 85 فیصد پسماندہ مسلمانوں کی حالت آج سے بدتر نہ ہوتی۔ جہاں کانگریس نے آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگا کر سماج کو اندھیروں میں قید رکھا، وہیں ایس پی نے اپنا ووٹ بینک بنایا۔ یہاں تک کہ ایس پی نے انہیں راجیہ سبھا میں شرکت سے بھی محروم کر دیا جبکہ پسماندہ نے یوپی میں اپنی موجودگی قائم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ دونوں پسماندہ ووٹوں کی مدد سے اقتدار میں لوٹتے رہے لیکن کبھی بھی اس برادری کے کسی کو تنظیم، اقتدار یا ایوان تک پہنچنے کا موقع نہیں دیا۔

اسٹیٹ تکمیل الطب کالج نے 'رن فار یونانی اور آیروید' کا کیا اہتمام

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس) اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل لکھنؤ میں آٹھواں یوم آیروید کے تحت 29 ستمبر سے 10 نومبر 2023 تک چلنے والے یونانی اور آیروید بیداری پروگرام کے تحت یو۔جی اور پی۔جی طلباء وطالبات کا مضمون نویسی کا مقابلہ زیرعنوان ؛آیروید اور یونانی میں موسم کی اہمیت ؛ پر منعقد ہوا۔ اسکے بعد ادویاتی پودوں کے ساتھ ، رن فار آیروید و یونانی کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں کالج کے طلباء وطالبات نے ادویاتی پودوں کے ساتھ مارچ کیا۔ پودوں کی افادیت سے عوام کو روشناس بھی کیا۔۔ رن فار یونانی و آیروید مارچ کو علاقے کی سبھاسد رجنی یادو کے شوہر سماجی رہنما جناب پرمود یادو و کالج کے پرنسپل پروفیسر نفاست علی انصاری نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ اس موقع پر ہاسپٹل انچارج پروفیسر عبدالقوی، ڈاکٹر عبدالملک، ڈاکٹر عبدالخالق، ڈاکٹر محمد عمران خان، کنوینر ڈاکٹر منی رام سنگھ، محمد اقبال و مولانا آزاد میموریل اکادمی کے جنرل سیکرٹری اتھیکس کمیٹی کے رکن ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی وعلاقہ کے معززین کے علاوہ طلباء وطالبات کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔ سماجی کارکن پرمود یادو نے کالج کے اطراف کی تزئین کاری، یونانی کالج کی ترقی کے لیئے اپنی جانب سے تعاون کا بھی یقین دلایا۔

جمہوریت کو بچانے اور تحفظ کے لیے جنتر منتر پر مظاہرے 26 کو

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس)

74 ویں یوم دستور کے موقع پر، سماجی انصاف کونسل اور قومی بدھسٹ مہاسبھا کے مشترکہ زیر اہتمام 26.11.2023 کو جمہوریت کو بچانے اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب جنتر میں ایک بڑے قومی سطح کے احتجاج اور مظاہرے کا اہتمام کیا جائے گا۔ آئین کے احترام میں ہم وطنوں کے آئینی حقوق کے لیے منتر پر کیا جائے گا۔ امبیڈکر اور بدھ کے پیروکار اور ملک بھر کی تقریباً 30 ریاستوں سے آئین، جمہوریت اور انسانی حقوق کے حامی اس ایک روزہ احتجاج میں شرکت کریں گے۔ اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے سماجی انصاف کونسل کے قومی کنویز صاحب سنگھ دھنگر بھیاجی نے سماجی انصاف کونسل کے مرکزی دفتر، ایم کے اپارٹمنٹ، اے پی میں کہا کہ قبائلی/اقلیتی طبقات کے ریزرویشن اور ان کے بنیادی حقوق پر حملہ کرنے کی سازش رچی جا رہی ہے۔ ہم وطنوں اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا کہ 28 مئی 2023 کو پارلیمنٹ کی نئی عمارت کے افتتاح کے وقت جمہوریت کے مندر میں بادشاہت کی پرانی روایت کی علامت سنگول کی تنصیب سے اہل وطن پریشان ہیں۔ آئین کے خلاف ہے اور ملک بھر میں شدید غم وغصہ ہے۔ جمہوریت کے مندر، پارلیمنٹ ہاؤس اور آئین پر پورے ہم وطنوں کا بھروسہ ہے، جس میں ہمارے آئین کے عطا کردہ تمام حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس لیے سنگول کو پارلیمنٹ ہاؤس سے ہٹانا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ امیر اور غریب کے دوہرے تعلیمی نظام کو ختم کیا جائے اور یکساں تعلیمی پالیسی نافذ کی جائے اور تعلیم کو نیشنلائز کیا جائے۔ ذات پات کی مردم شماری کر کے سب کو آبادی کے تناسب سے تمام علاقوں میں حصہ دیا جائے۔ دلتوں، پسماندہ طبقات اور قبائلیوں کے لیے ریزرویشن کوٹہ پورا کیا جائے۔ پسماندہ لوگوں اور خواتین کو ان کی آبادی کے تناسب سے مقننہ میں حصہ دیا جائے۔ عدلیہ میں آبادی کے تناسب سے حصہ داری کو بھی یقینی بنایا جائے۔ زرعی وسائل اور سرکاری اداروں کی نجکاری فی الفور بند کی جائے، کسانوں کی بہتری کے لیے سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے۔ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت دی جانی چاہیے۔ آرٹیکل 29 اور 30 کے تحت ایک علیحدہ بدھسٹ پرسنل لا بورڈ تشکیل دیا جائے۔ ای وی ایم پر پابندی کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر حکمران جماعت کے علاوہ تمام پارٹیوں کا ای وی ایم پر سے اعتماد ختم ہو گیا ہے تو حکومت کو بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرانے چاہئیں۔ الیکشن کمیشن اس کو یقینی بنائیں۔ سماجی انصاف کونسل کے کانپور ڈویژن کے کنویز ڈاکٹر جئے نارائن پٹیل نے کہا کہ وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے چیئرمین وویک دیورائی نے آئین کے حلف کے تحت آئین کو کالعدم اور تبدیل کرنے کے مکروہ منصوبے کو بے نقاب کیا ہے۔ یوم آزادی کے دن ہندوستان کا وہی دستور کہ وویک دیورائی کو اخلاقیات کی بنیاد پر استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا، اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ مودی سرکار ایسے آئین مخالف اقتصادی مشیر وویک دیورائی کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ اور اسے جیل بھیج دو۔ پریس کانفرنس میں خاص طور پر محمد فہیم صدیقی، آفاق احمد، محمد احمد، محمد عثمان صدیقی، راجیش کمار، آلوک کمار وغیرہ موجود تھے۔

اکھلیش یادو نے ڈائل 112 کی خواتین ملازمین کی حمایت کی، شیئر کیا مشترکہ مطالبہ

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس) ڈائل 112 کی خواتین ملازمین کی حمایت سمیت مختلف مطالبات کے لیے احتجاج سائٹ X پر شیئر کیا ہے۔ اکھلیش یادو کمیونیکیشن آفیسر کا نہیں بلکہ یہ خط سب کا رات بھر سردی میں بیٹھ کر اپنے مطالبات سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے کرتے ہوئے جو تنخواہوں میں اضافے کر رہی ہیں، اپنا مطالبہ لیٹر سوشل میڈیا نے کہا کہ یہ ڈائل 100 کے کسی ایک درد ہے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات سے قبل ہی پیش کرنے والی بہنوں بیٹیوں کو صبح ہی حراست میں لے لیا گیا۔ بی جے پی کا 'ناری وندن' کی اصل شکل 'ناری بندھن' ہے۔ شرمناک، قابل مذمت، ناقابل برداشت! ڈائل 112 کی خواتین ملازمین پیر کی رات سے احتجاج کر رہی ہیں۔ منگل کی صبح پولیس والوں نے انہیں زبردستی وین میں ڈال کر وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی۔ خواتین ملازمین کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہ بڑھا کر 18 ہزار روپے کی جائے اور انہیں ہفتہ وار ایک چھٹی اور مہینے میں دو چھٹیاں دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹینڈر چینج ہونے پر ہمیں بغیر نوٹس پیریڈ کے نوکری سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ ہم نے ان کی بات نہیں سنی۔ ان کا مطالبہ ہے کہ آفر لیٹر اور جوائننگ لیٹر کے ساتھ ہماری شرائط کے مطابق ہمیں دوبارہ نوکری دی جائے۔

فرضی اسکولوں کے خلاف چلائی جائے گی مہم

لکھنؤ، 7 نومبر (پی این ایس): یوگی حکومت اتر پردیش میں چل رہے غیر منظور شدہ اسکولوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے جا رہی ہے۔ اس کے لیے پوری ریاست میں بھرپور مہم چلائی جائے گی۔ مہم کے دوران جو اسکول منظوری کے بغیر یا منظوری منسوخ ہوجانے کے بعد بھی کام کرتے پائے گئے ان کے خلاف قواعد کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی جس میں سزا کے ساتھ ایک لاکھ روپے تک جرمانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ آف بیسک ایجوکیشن کی جانب سے تمام بیسک ایجوکیشن افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ 22 نومبر تک تمام اضلاع سے مہم کے تحت کی گئی کارروائی کی رپورٹس بھی طلب کر لی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ریاست میں 14 سال تک کی عمر کے بچوں کی تعلیم کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے کونسل پرائمری، جونیئر ہائی اسکول، امداد یافتہ جونیئر ہائی اسکول، منظور شدہ پرائمری اور جونیئر ہائی اسکول چلائے جا رہے ہیں۔

بسوں کے حادثات روکنے کے لیے محفوظ ڈرائیونگ کی ترغیب دینے کی اسکیم کو نافذ کیا جائے گا: دیا شنکر سنگھ

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں پیش آنے والے حادثات کو کم کرنے کے لیے یکم جنوری 2024 سے ڈرائیوروں کے لیے محفوظ ڈرائیونگ انسینٹیو اسکیم" نافذ کرنے کا فیصلہ بورڈ میٹنگ میں کیا گیا۔ اس سے ڈرائیوروں کے درمیان محفوظ بس چلانے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریشن میں حادثات کے نتیجے میں عوام کو معاوضے کے طور پر بھاری رقم دی جاتی ہے اور بس کو نقصان پہنچنے سے ا؟ پریشن متاثر ہو جاتا ہے۔ اس سے ریونیو کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ ڈرائیوروں کو اس مراعاتی اسکیم کا فائدہ اسی وقت ملے گا جب ڈرائیوروں کو کم از کم 264 دن ڈیوٹی کرنے اور ایک کیلنڈر سال یعنی یکم جنوری سے 31 دسمبر تک 66000 کلو میٹر بسیں چلانے کی ضرورت ہوگی۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ اگلے سال جنوری کے مہینے میں ڈرائیوروں کو ایک کیلنڈر سال میں طے شدہ اہلیت اور حادثات سے پاک ا؟ پریشن کے حصول کے لیے 10000 روپے کی یکمشت مراعاتی رقم دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی ڈرائیور کسی کیلنڈر سال میں کام کے دنوں یا کلو میٹر کی مقررہ تعداد کو مکمل نہیں کرتا ہے تو اسے اس سال کے حسابات میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی حادثہ پیش ا؟ تا ہے تو ڈرائیور اس سال کے لیے مراعاتی اسکیم سے محروم رہے گا۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ حادثے کا مطلب ایسا بس حادثہ ہے جس میں بس کے ساتھ ہونے والے حادثے کے نتیجے میں جانی یا چوٹ کے بارے میں ایف اا؟ ء ی اا؟ ر درج کی گئی ہو یا جس میں بس کو دس ہزار روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا ہو۔

زیادہ سے زیادہ اہل معذور افراد کو معذوری پنشن اسکیم سے جوڑیں: وزیر نریندر کشیپ

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس)

زیادہ سے زیادہ اہل معذور افراد کو معذوری پنشن اسکیم سے جوڑنے کے لیے کام کیا جانا چاہیے۔ مختلف پروگراموں کے ذریعے معذور افراد کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ معذور افراد کے مسائل معیار اور ترجیح پر حل کیے جائیں۔ پسماندہ طبقے کے لوگوں کو سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے کام کیا جانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ ہنرمندی کی تربیت دے کر روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ مندرجہ بالا ہدایات ریاستی وزیر برائے معذور افراد اور پسماندہ طبقہ بہبود (آزاد چارج) جناب نریندر کشیپ کو نے محکمہ کے افسران کو دیں۔ وزیر نریندر کشیپ منگل کو ودھان سبھا نئی عمارت واقع اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ جاتی اسکیموں کی جائزہ میٹنگ کر رہے تھے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ اسکیموں کا فائدہ زیادہ سے زیادہ اہل لوگوں تک پہنچانے کے لئے کام کیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی لاپرواہی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ پسماندہ طبقے کے نوجوانوں کی کمپیوٹر ٹریننگ میں صد فیصد بائیو میٹرک حاضری لی جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ میرج گرانٹ اسکیم کی درخواستوں کو بروقت نمٹا کر اسکیم کے فوائد فراہم کئے جائیں۔ محکمہ پسماندہ طبقات کے تحت چلنے والے ہاسٹلوں کی مرمت کا کام کوالٹی کے ساتھ مکمل کیا جائے۔ پسماندہ طبقے کے لڑکوں اور لڑکیوں کو بروقت وظائف فراہم کرنے پر زور دیا گیا۔

جان لیوا ہوتا جا رہا ہے ڈینگو، ریٹائرڈ آئی اے ایس این ایس روی کی موت

لکھنؤ میں ملے 38 نئے مریض

لکھنو: 7 نومبر (پی این ایس) ڈینگو میں مبتلا ریٹائرڈ آئی اے ایس این ایس روی کی رات دیر گئے ٹینڈر پام اسپتال، گومتی نگر شہید پتھ، لکھنؤ میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ وہ گزشتہ کئی دنوں سے ہسپتال میں داخل تھے۔ جب ان کی حالت خراب ہوئی تو ڈاکٹروں کی ٹیم نے انہیں وینٹی لیٹر پر رکھا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ریٹائرڈ آئی اے ایس ڈینگو شاک سنڈروم میں مبتلا تھے۔ کثیر اعضاء کی ناکامی کے دوران انہیں دل کا دورہ بھی پڑا۔ جس کی وجہ سے وہ جان کی بازی ہار گئے۔ ایل ڈی اے کے سابق وی سی این ایس روی عرف نیپال سنگھ (64 سال) کو چند روز قبل تیز بخار تھا۔ ڈاکٹر کے مشورے پر تفتیش کی گئی جس کی رپورٹ مثبت آئی۔ جب پلیٹ لیٹس 12 ہزار کے قریب تھے تو ان کے اہل خانہ نے انہیں 10 دن پہلے شہید پتھ پر واقع ٹینڈر پام ہسپتال میں داخل کرایا تھا۔ اتوار کی رات اچانک ان کی حالت تشویشناک ہوگئی۔ اسے سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی۔ ڈاکٹروں نے اس کی جان بچانے کے لیے اسے وینٹی لیٹر پر رکھا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ پہلے ذیابیطس اور بی پی کے مریض تھے۔ سی ایم او ڈاکٹر منوج نے کہا کہ موت کا آڈٹ کرایا جائے گا۔ ہسپتال نے علاج سے متعلق دستاویزات فراہم کی ہیں۔ لکھنؤ شہر میں ڈینگو کا قہر کم نہیں ہو رہا ہے۔ پیر کو مختلف علاقوں میں 38 نئے مریض پائے گئے۔ یہاں ادویات کا چھڑکاؤ کیا جا رہا ہے۔ سی ایم او ڈاکٹر منوج اگروال نے بتایا کہ عیش باغ میں 4، علی گنج میں 5، چندر نگر میں 4، اندرا نگر میں 4، چنہٹ میں 4، این کے روڈ میں 4، ٹریا گنج میں 3، سلور جوبلی میں 4، ریڈ کراس میں 3، سروجنی نگر میں 3 مریض مل چکے ہیں۔ مچھروں کی افزائش کے لیے سازگار حالات ملنے پر سات گھروں کو نوٹس جاری کر دیے گئے ہیں۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
جس اخبار پر رہتی ہے ہر نظر
روزنامہ لوہیا نامہ
جس کا ایک ایک لفظ ہے معتبر
نئی تاریخ لکھ رہا ہے جیسی وقت پر
ای - پیپر
اب آپ ہندوستان یا دنیا کے کسی گوشے میں بھی
ہوں پڑھ سکتے ہیں اپنے صوبے کی ہر خبر
وزٹ کریں
www.lohianama.com

بس ایک کلک
میں پڑھیں اپنی
ریاست کی ہر خبر